2

اقتصادی نمو

مالی سال 25ء کے دوران حقیقی جی ڈی پی میں معتدل نمو ہوئی ، جسے خدمات کے شعبے میں بلند نمو اور صنعتی سرگرمیوں میں بحالی سے تقویت ملی۔ جس کا بنیادی سبب خدمات کا شعبہ تھا ، جبکہ صنعت کے شعبے میں معمولی بحالی ہوئی۔ زراعت کے شعبے کی نمو خاصی سست رہی ، جس کی اہم وجوہات میں ناسازگار موسمی حالات اور پالیسی میں بے یقینی کے باعث اہم فصلوں کی پیداوار میں وسیع البنیاد کمی اور خام مال کا پست استعمال شامل ہیں۔ اس سے قطع نظر ، دیگر فصلوں کی پیداوار میں اضافے سے اہم فصلوں کی پیداوار میں کمی کی جزوی تلافی ہوگئی۔ خدمات کے شعبے کی نمو میں اہم کردار عمومی حکومت ، دیگر خدمات ، ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ کاری اور آئی سی ٹی نے ادا کیا ، جبکہ تھوک اور خردہ تجارت کمزور رہی۔ صنعت میں بحالی بڑی حد تک بجلی ، گیس اور پانی کی فراہمی اور تعمیرات کے شعبوں کے قدراضافی کی بحالی کے باعث ممکن ہوئی۔مینوفیکچرنگ کے شعبے کی نمو سست رہی ، جس کا اہم سبب بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) اور کان کنی اور کوہ کنی کی پیداوار میں کمی ہے۔ مالی سال 25ء کے دوران جی ڈی پی میں اپنے حصے میں کمی سے قطع نظر اخراجات کے لحاظ سے حقیقی جی ڈی پی کی پیمائش میں بدستور صرف کا غلبہ ہے۔ دوسری جانب ، سرمایہ کاری میں معمولی اضافہ ہوا جو بچتوں میں اضافے سے ہم آہنگ تھا۔ افرادی قوت کی مارکیٹ کے اظہاریوں میں بھی کچھ بہتری کے ساتھ روزگار میں کچھ اضافہ(مینوفیکچرنگ کے شعبے میں) ہوا اور ملازمین بھرتی کرنے کے متعلق کاروباری اداروں کے احساسات میں بہتری سے معاشی سرگرمی میں کچھ اضافے کی عکاسی ہوتی ہے۔

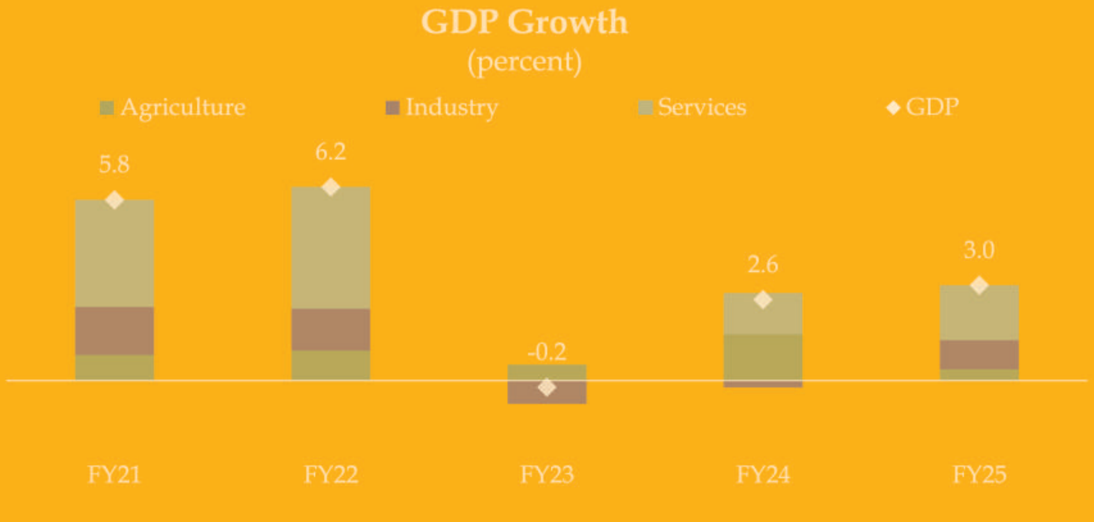

2 اقتصادی نمو

2.1 جی ڈی پی کی نمو

مالی سال 25ء کے دوران حقیقی جی ڈی پی میں 3.0 فیصد نمو ہوئی جو گزشتہ برس کے 2.6 فیصد کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ معاشی نمو میں اضافے کا بڑا محرک خدمات کا شعبہ رہا اور خصوصاً چوتھی سہ ماہی کے دوران صنعت میں بحالی ہوئی، جبکہ زراعت کے شعبے میں نمایاں سست رفتاری دیکھی گئی (**شکل 2.1**)۔ شرح سود میں تیزی سے کمی کے بعد مالی حالات اور بیرونی شعبے کی پوزیشن میں بہتری، اجناس کی کم قیمتیں اور بہتر کاروباری احساسات کے بل بوتے پر حقیقی جی ڈی پی کی نمو میں اضافہ ہو گیا (**جدول 2.1**)۔

تاہم بحالی کی رفتار ماحولیاتی تبدیلی کے حالات میں اہم فصلوں کی پیداوار میں کمی اور فصلوں کی قیمتوں کے مارکیٹ پر مبنی تعین پر منتقلی کے باعث محدود رہی۔ مزید برآں، محتاط زری پالیسی اور معاشی استحکام کو تقویت دینے کے لیے مالیاتی یکجائی کے اقدامات کے باعث ملکی طلب قابو میں رہی۔ مزید برآں، خام مال کی بلند لاگتوں (توانائی اور خام مال کی قیمتوں دونوں) نے کچھ بڑی صنعتوں، خصوصاً کم قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل، کیمیکل اور غذائی پروسیسنگ کی پیداوار کو متاثر کیا۔

خدمات کے شعبے میں وسیع البنیاد نمو ہوئی، جس میں اہم کردار عمومی حکومت، دیگر خدمات، ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ کاری، آئی سی ٹی خدمات اور مالیات اور بیمہ کی بحالی نے ادا کیا۔ خدمات میں سب سے بڑا حصہ رکھنے والی تھوک اور خردہ تجارتی خدمات

شکل 2.1: حقیقی جی ڈی پی نمو میں حصہ

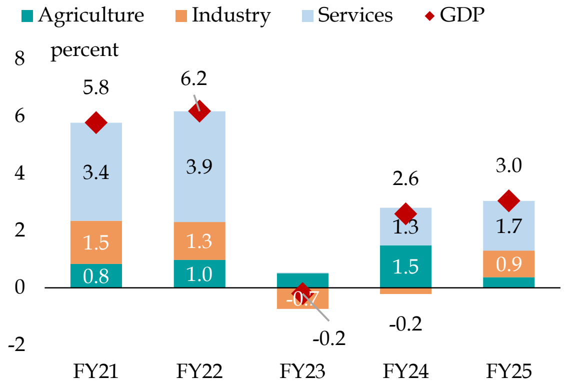

Source: PBS

میں معمولی نمو ہوئی، جو اجناس پیدا کرنے والے شعبوں، خصوصاً اہم فصلوں اور ایل ایس ایم، کی کمزور کارکردگی کو ظاہر کرتی ہے۔

صنعتی سرگرمیوں کی بحالی کو بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی اور تعمیرات کے ذیلی شعبوں کے قدر اضافی میں خاصے اضافے سے تقویت ملی۔ خصوصاً، چھوٹے پیمانے کی اشیا سازی کے بل بوتے پر مینوفیکچرنگ نے بھی مثبت کارکردگی دکھائی، جبکہ کان کنی اور کوہ کنی کے شعبے میں مالی سال 25ء کے دوران مسلسل چوتھے برس کمی درج کی گئی۔

تاہم مینوفیکچرنگ کے شعبے کی نمو سست رہی جس کا اہم سبب ایل ایس ایم میں کمی تھی۔ ایسا ایل ایس ایم کے ذیلی شعبوں میں نمو کے باوجود دیکھا گیا۔ اس سے قطع

جدول 2.1: جی ڈی پی کی نمو

نمو فیصد میں، حصہ فیصدی درجے میں

	م س24ءن					م س25ءع					حصہ	
	سہ1	سہ2	سہ3	سہ4	سال	سہ1	سہ2	سہ3	سہ4	سال	م س24ء	م س25ء
جی ڈی پی	**2.6**	**2.0**	**2.5**	**3.3**	**2.6**	**1.8**	**1.9**	**2.8**	**5.7**	**3.0**	**2.6**	**3.0**
زراعت	8.3	5.9	4.0	7.4	6.4	1.5	2.0	2.4	0.2	1.5	1.5	0.4
صنعت	-4.1	-0.3	2.8	-3.1	-1.2	0.3	0.2	1.2	19.9	5.3	-0.2	0.9
خدمات	2.5	1.2	1.8	3.6	2.3	2.4	2.5	3.5	3.7	3.0	1.3	1.7

ن: نظر ثانی شدہ: ع، عبوری۔

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

جدول 2.2: اخراجات کے لحاظ سے حقیقی جی ڈی پی

جی ڈی پی کا فیصد

	م س21ء	م س22ء	م س23ء	م س24ء	م س25ء
مجموعی صرف	94.4	96.4	93.5	93.6	92.9
گھرانے*	83.5	85.9	83.2	84.8	83.4
حکومت	10.9	10.5	10.3	8.9	9.5
سرمایہ کاری	14.5	15.6	14.0	13.2	14.3
خالص برآمدات	-8.9	-12.0	-7.5	-6.8	-7.2
برآمدات	9.1	10.5	10.5	10.4	10.0
درآمدات	18.0	22.5	18.0	17.2	17.2
یادداشتی اجزا					
قومی بچتیں	13.7	10.9	13.0	12.6	14.1
بچت اور سرمایہ کاری کا فرق	-0.8	-4.7	-1	-0.6	-0.2

* بشمول گھرانوں کو خدمات فراہم کرنے والے غیر منافع بخش ادارے

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات اور سالانہ منصوبہ 26-2025ء

نظر، مالی سال 25ء کی چوتھی سہ ماہی میں ایل ایس ایم کی پیداوار میں اضافہ دیکھا گیا، جو درآمدات اور گاڑیوں کی فروخت سمیت بلند فریکوینسی کے متعدد اظہاریوں کے مثبت رجحانات سے ہم آہنگ تھا۔

خدمات اور صنعت کی بہتر کارکردگی کے ساتھ مالی سال 25ء کے دوران ان شعبوں کے روزگار میں معمولی اضافہ ہوا۔ یہ رجحانات ملازمتوں کی حالیہ اور مستقبل میں تخلیق اور آن لائن جاب پوسٹنگ کے بارے میں کاروباری اداروں کے بہتر احساسات سے بھی ہم آہنگ ہیں۔

زراعت کے شعبے کی نمو میں سست رفتاری کا سبب اہم فصلوں کی پیداوار میں تیزی سے کمی تھی، جس میں رقبے اور یافتوں میں کمی دونوں نے اہم کردار ادا کیا۔ ناساز گار موسم، پچھلے برس فصلوں کی کم قیمتوں کے باعث کاشت کاروں کی آمدنی میں کمی جو کھاد اور کیڑے مار ادویات جیسے خام مال کے استعمال میں کمی پر منتج ہوئی، اور کم از کم امدادی قیمت کے متعلق بے یقینی نے مالی سال 25ء میں اہم فصلوں کے رقبے اور یافتوں کو متاثر کیا۔[1] اس سے قطع نظر دیگر فصلوں کی پیداوار اور گلہ بانی کے شعبے کی نمو میں اضافہ (اگرچہ گذشتہ برس کے مقابلے میں کم تھا) تاہم اسے دودھ اور مرغیوں کی بلند پیداوار سے تقویت ملی، اور اس نے اہم فصلوں کی پیداوار میں کمی کی مکمل تلافی کر دی۔

اخراجات کے لحاظ سے حقیقی جی ڈی پی کی پیمائش ظاہر کرتی ہے کہ یہ بدستور صرف پر مبنی ہے (جدول 2.2)۔ تاہم صرف کے حصے میں گذشتہ برس کی نسبت معمولی کمی

شکل 2.2: خام معین تشکیل سرمایہ

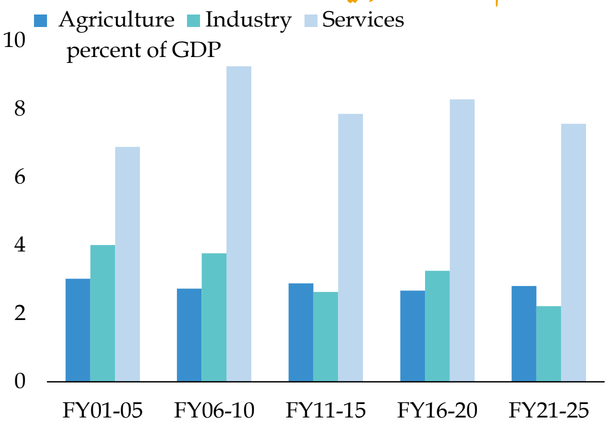

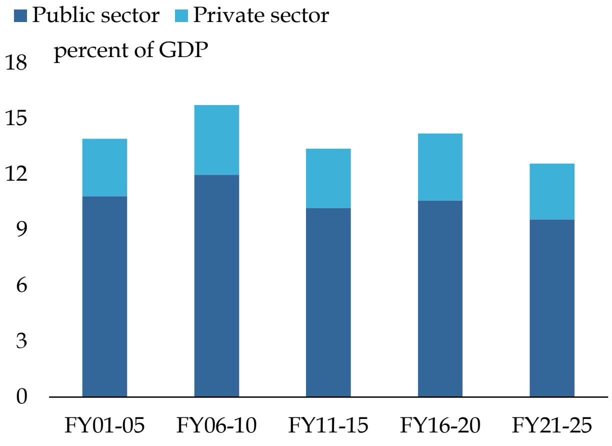

Source: PBS

[1] حکومت نے مالی سال 25ء کی فصل کے لیے گندم کی مارکیٹ کو ڈی ریگولیٹ کر دیا۔ ماخذ: وزارت قومی غذائی سلامتی اور تحقیق https://mnfsr.gov.pk/index۔ اس کے علاوہ، گنے اور کپاس کے لیے کم از کم امدادی قیمت / علامتی قیمتوں کا اعلان بھی نہیں کیا گیا۔

جدول 2.3: زراعت، جنگل بانی اور ماہی گیری

نمو فیصد میں، حصہ فیصدی درجے میں

	م س24ءن					م س25ءع					حصہ	
	سہ1	سہ2	سہ3	سہ4	سال	سہ1	سہ2	سہ3	سہ4	سال	م س24ء	م س25ء
زراعت	**8.3**	**5.9**	**4.0**	**7.4**	6.4	**1.5**	**2.0**	**2.4**	**0.2**	**1.5**	**6.4**	**1.5**
فصلیں	16.7	10.8	3.0	14.0	10.9	0.0	-2.7	1.7	-2.8	-1.0	3.7	-0.4
اہم فصلیں	30.5	15.1	1.5	25.7	17.1	-12.9	-13.0	-9.5	-17.6	-13.1	3.2	-2.7
دیگر فصلیں	-1.5	-0.1	1.1	0.8	0.1	21.0	20.2	19.2	18.0	19.6	0.0	2.6
کپاس کی جننگ	34.1	61.4	61.0	35.3	47.2	-1.5	-19.2	-26.7	-26.6	-19.0	0.5	-0.3
گلہ بانی	4.6	2.7	4.9	5.0	4.4	2.4	5.8	2.6	1.4	2.9	2.7	1.8
جنگل بانی	4.3	-1.2	-3.5	-2.9	-0.9	0.5	2.8	3.8	3.6	2.7	0.0	0.1
ماہی گیری	0.7	0.8	0.7	0.9	0.8	-0.1	1.9	0.5	2.2	1.4	0.0	0.0

ن: نظر ثانی شدہ؛ ع، عبوری۔

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

ہوئی، جسے گھرانوں کے صرف (consumption) میں معمولی کمی سے منسوب کیا گیا ہے، اور اس کی کسی حد تک تلافی حکومتی صرف میں اضافے سے ہو گئی۔ اس سے بچتوں اور سرمایہ کاری کا فرق کم ہو گیا، اس کے باوجود کہ سرمایہ کاری میں اضافہ جی ڈی پی کے 14.3 فیصد کے برابر تھا، جبکہ مالی سال 24ء میں یہ اپنی کم ترین سطح پر پہنچ گئی تھی۔

مالی سال 25ء میں اضافے سے قطع نظر سرکاری اور نجی سرمایہ کاری دونوں میں کمی کا رجحان رہا ہے، خصوصاً صنعت میں (**شکل 2.2**)۔ کمی کا یہ رجحان پیداواری گنجائش میں توسیع، سرمائے کی گہرائی اور معیشت کی پیداواریت کے لیے خوش آئند نہیں ہے۔ اس تناظر میں، ملکی بچتوں اور سرمایہ کاری کو بیرونی کھاتے پر دباؤ ڈالے بغیر بڑھانا بلند معاشی نمو برقرار رکھنے کے لیے کلیدی حیثیت کا حامل ہے۔

2.2 زراعت

مالی سال 25ء کے دوران زرعی شعبے کی قدر اضافی میں 1.5 فیصد کی معمولی نمو ہوئی، جو گذشتہ برس کی 6.4 فیصد نمو کے مقابلے میں خاصی کم ہے (**جدول 2.3**)۔ اس سست رفتاری کو ناساز گار موسم اور خام مال کے کم استعمال سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ مزید برآں، کم از کم امدادی قیمت کو مرحلہ وار ختم کرنے کے حکومتی فیصلے نے اہم فصلوں (گندم، کپاس اور گنا) کی قیمتوں کے بارے میں غیر یقینی صورت حال پیدا کر دی تھی۔

شکل 2.3: آبپاشی کے پانی کا اجرا

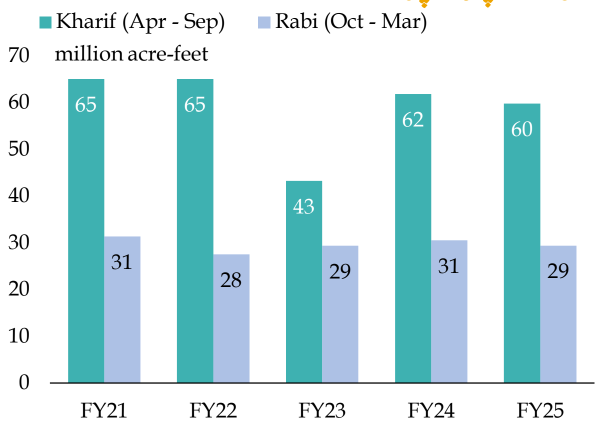

Source: IRSA

باضابطہ مارکیٹ، خصوصاً گندم کے لیے، کی پالیسی کی جگہ مارکیٹ پر مبنی طرز فکر اختیار کرنے کے نتیجے میں اہم فصلوں کی مارکیٹ کی قیمتوں کے بارے میں اتار چڑھاؤ پیدا ہوا، جس نے کاشت کاروں کے بوائی کے فیصلوں کو متاثر کیا۔ اس کے ساتھ مالی سال 24ء میں فصل کی کم قیمتوں کا نتیجہ تمام اہم فصلوں، علاوہ چاول اور گنا، کے زیر کاشت رقبے میں کمی کی صورت میں برآمد ہوا، کیونکہ کاشت کار دیگر مسابقتی قیمتوں

شکل 2.4الف: بارش کے رجحانات

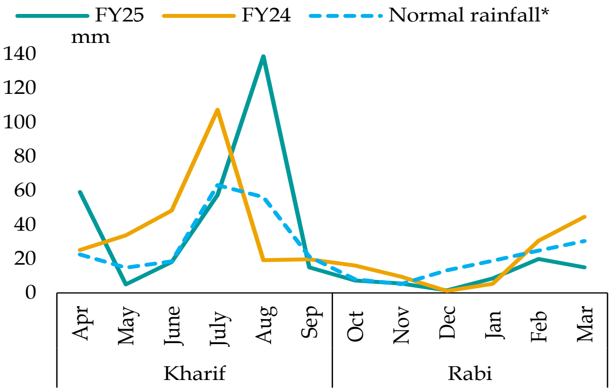

*long-term average of respective months is for 1961-2010
Source: PMD

شکل 2.4ب: درجہ حرارت: معمول سے انحراف

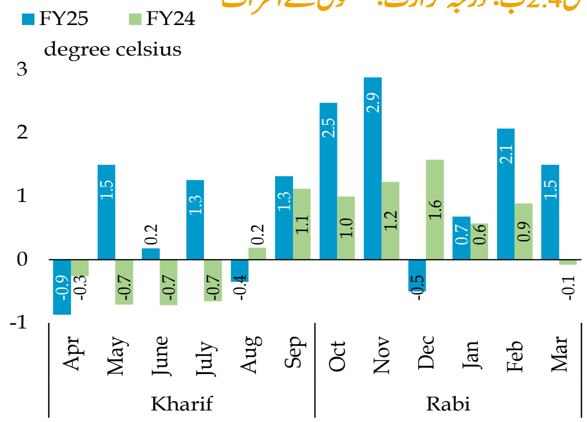

*normal period of respective months is for 1961-1990

پر منتقل ہو گئے تھے۔ دیگر فصلوں کی پیداوار میں 19.6 فیصد کی بلند نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس ان میں 0.1 فیصد کی معمولی نمو ہوئی تھی۔

مالی سال 24ء کے دوران فصلوں کی قیمتوں میں یہ کمی اور مالی سال 25ء میں خام مال کی بلند لاگتوں کے باعث کاشت کاروں کی آمدنی سکڑ گئی، جو خام مال کے کم استعمال پر منتج ہوئی۔ اس کے ساتھ ناسازگار موسمی حالات اور مصدقہ بیجوں کی قلت نے تقریباً تمام اہم فصلوں کی یافتوں کو متاثر کیا۔ اس لیے تمام فصلوں کی پیداوار کم ہو گئی، اور کپاس اور مکئی کی پیداوار میں تیزی سے کمی دیکھی گئی۔ کپاس کی جننگ بھی کم رہی جو کپاس کی ملکی پیداوار میں کمی سے ہم آہنگ ہے۔

دیگر فصلوں کی پیداوار بڑھانے میں سبز چارے، پھلوں، سبزیوں، روغنی بیجوں، اور تمباکو کی بلند پیداوار نے اہم کردار ادا کیا۔ اس کا سبب زیرِ کاشت رقبے میں اضافہ ہے، کیونکہ کاشت کار تل کے بیجوں، توریا/سرسوں اور سبزیوں اور جیسی منافع بخش فصلوں پر منتقل ہو گئے۔ اس کے ساتھ گلہ بانی شعبے کے قدر اضافی میں خاصے اضافے نے اہم فصلوں اور کپاس کی جننگ کی پیداوار میں کمی کی مکمل تلافی کر دی۔ مالی سال 25ء میں زراعت کے دو دیگر شعبوں جنگل بانی اور ماہی گیری میں بھی توسیع ہوئی۔

حکومت نے خام مال کی دستیابی یقینی بنانے اور کسان کارڈ، لائیو اسٹاک کارڈ، گرین ٹریکٹر اسکیم اور گندم پر زراعانت پروگرام 2025ء کے ذریعے کاشت کاروں کو اعانت کی فراہمی جاری رکھی۔[2] مزید برآں، مالی سال 25ء کے دوران زرعی مشینری کی درآمدات میں 20.0 فیصد اضافے سے اس شعبے میں مشینوں کے بڑھتے ہوئے استعمال کی نشاندہی ہوتی ہے (**باب 5**)۔ مشینوں کے استعمال میں اضافے کو وزیر اعظم کے یوتھ بزنس اور زرعی قرضہ اسکیم جیسی اسکیموں سے بھی تقویت ملی۔[3]

جدول 2.4: مصدقہ بیجوں کی دستیابی

	م س 24ء		م س 25ء	
	دستیابی (میٹرک ٹن)	ضروریات کا فیصد	دستیابی (میٹرک ٹن)	ضروریات کا فیصد
گندم	529,097	48	569,761	50
کپاس	25,425	51	17,684	32
دھان	57,072	125	68,615	114
مکئی	32,157	97	29,503	90

ماخذ: پاکستان اقتصادی سروے 2024-25ء اور ایف سی اے ورکنگ پیپرز۔

[2] اس پروگرام کا مقصد گندم کے چھوٹے کاشتکاروں (مالکان اور کرایہ داروں) کو 5,000 روپے فی ایکڑ فراہم کرنا ہے۔ ماخذ: حکومت پنجاب (https://wsp2025.punjab.gov.pk/)۔

[3] پہلے مرحلے میں 9,500 چھوٹے کسانوں کو بیلٹنگ کے ذریعے 10 لاکھ روپے فی ٹریکٹر کا زراعانت دیا گیا۔ دوسرے مرحلے میں مزید 20,000 ٹریکٹرز کے لیے زراعانت فراہم کیا جائے گا۔ ماخذ: حکومت پنجاب (https://agripunjab.gov.pk/green-tractor-scheme)۔

شکل 2.5: کھاد کا استعمال اور قیمتیں

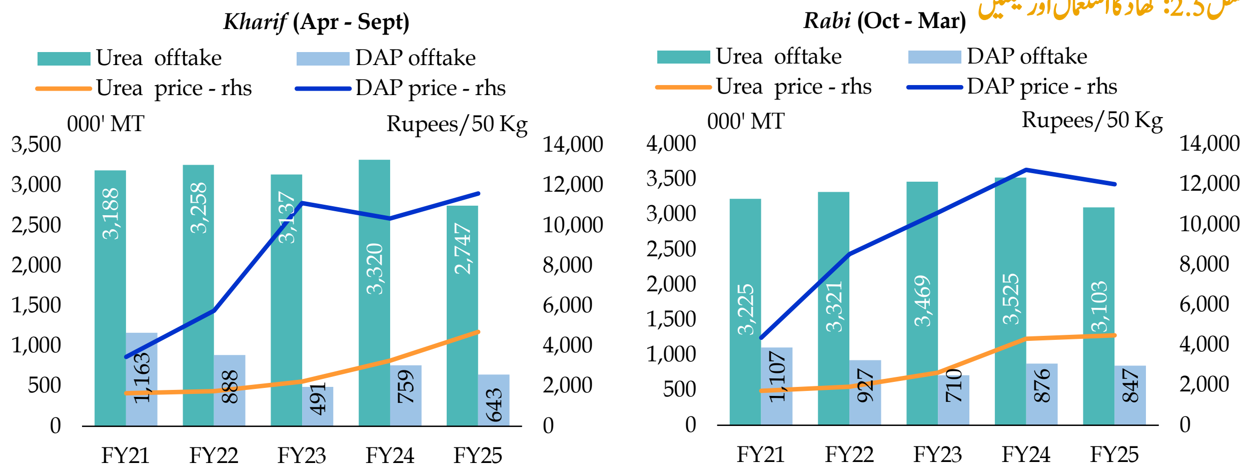

Sources: NFDC and PBS

خام مال

بیج

مالی سال 25ء کے دوران بھی دھان / چاول کے علاوہ اہم فصلوں میں وسیع پیمانے پر بیجوں کی قلت کا سامنا کرنا پڑا (**جدول 2.4**)۔ اگرچہ مصدقہ بیجوں کی دستیابی میں کچھ بہتری آئی، تاہم یہ ناکافی ثابت ہوئی اور اس سے صرف نصف ضروریات کو پورا کیا جاسکا۔ مالی سال 25ء میں کپاس کی صورت حال مزید بگڑ گئی، اور اس کی کور بیج کم ہو کر مجموعی ضروریات کا تقریباً ایک تہائی رہ گئی۔ بیجوں کی دستیابی اور طلب کے درمیان یہ مستقل فرق اچھی اور ہدف کے مطابق اصلاحات کا متقاضی ہے۔ قیمتوں اور نئی اقسام کے معیار پر نظر رکھنے کے لیے مقررہ مدت پر مبنی رجسٹریشن پروسیس[4] کا قیام بھی ضروری ہے تاکہ مصدقہ بیجوں کی پیداوار کو بڑھا کر زرعی پیداواریت میں اضافہ یقینی بنایا جاسکے۔

ماحولیاتی حالات

مالی سال 25ء کے دوران ماحولیاتی تغیر پذیری کا سلسلہ جاری رہا اور زمین کی سطح کا بلند درجہ حرارت اور بے ترتیب بارشوں کا رجحان دیکھا گیا۔ یہ حالات خریف کی فصلوں کی بوائی میں تاخیر اور یافتوں، خصوصاً کپاس، چاول اور گندم پر منفی اثرات مرتب کرنے کا باعث بنے۔[5]

پانی

مالی سال 25ء میں آبپاشی کے پانی کا استعمال بھی گذشتہ برس کے مقابلے میں کم رہا (**شکل 2.3**)۔ خریف مالی سال 25ء کے دوران 'ارسا' نے طے شدہ حصے کے مطابق پانی فراہم کیا، تاہم اگست میں بھاری بارشوں کے باعث اگست تا ستمبر 2024ء کے دوران صوبوں کی جانب سے پانی کے کم استعمال کا سبب شدید بارشیں تھی۔[6]

خریف مالی سال 25ء میں بھی بارشوں کا رجحان بے ترتیب رہا، کیونکہ سیزن کا آغاز اپریل 2024ء میں بارشوں کی بلند ترین سطح (1961ء کے بعد) سے ہوا، جس کے بعد جولائی 2024ء میں معمول سے کم بارشیں ہوئیں۔ اگست میں اوسط سطح کے مقابلے میں خاصی زیادہ بارشیں ہوئیں، جس کے بعد ستمبر 2024ء میں بارشیں معمول کے مطابق رہیں۔[7] مالی سال 25ء کے پورے ربیع سیزن کے دوران موسم خشک رہا، لیکن صرف نومبر میں معمول سے کچھ زیادہ بارشیں ہوئیں (**شکل 2.4الف**)۔

---

[4] اسٹیٹ بینک (2022ء)۔ جعفری، ایس کے، عمران، ایم، اور آصف، ایم ایچ: پاکستان میں بیجوں کی صنعت کے محرکات پر تحقیق، ایس بی پی اسٹاف نوٹ نمبر 02/22۔

[5] ذرائع: وزارت خزانہ اور امریکی محکمہ زراعت۔

[6] ماخذ: پریس ریلیز، اکتوبر 2024ء۔ ارسا۔

[7] ماخذ: پی ایم ڈی۔

مزید برآں، نہری پانی کی قلت 18 فیصد تک رہی، جبکہ اس میں 16 فیصد کی متوقع تھی۔[8] اس طرح، خصوصاً بارانی علاقوں میں خشک سالی جیسی صورت حال پیدا ہو گئی، جس نے یافت پر منفی اثرات مرتب کیے تاریخی تناظر میں پاکستان کی زراعت سندھ طاس آبپاشی کے نظام پر انحصار کرتی ہے، جو دنیا کے بڑے نہری نظاموں میں سے ایک ہے۔ اس تناظر میں **باکس 2.1** میں پانی کی قلت، نہروں کے غیر مستعد آپریشنز، ماحولیاتی تبدیلی اور جغرافیائی و سیاسی بے یقینی کے باعث آبپاشی کے اس نظام پر دباؤ بڑھ رہا ہے۔

درجہ حرارت

مالی سال 25ء کے بیشتر مہینوں میں درجہ حرارت اوسط سے زائد رہا (**شکل 2.4ب**)۔ دراصل 2024ء دنیا میں ریکارڈ شدہ گرم ترین سال تھا، جبکہ 2025ء میں بھی اسی رجحان کے جاری رہنے کا امکان تھا۔[9] درجہ حرارت میں مستقل اضافہ فصلوں کی بوائی کے چکروں کو معطل، پیداواریت میں کمی اور زمین کی نمی کے خسارے، خصوصاً پانی کی کمی سے دوچار علاقوں میں مزید شدت کا باعث بن سکتا ہے۔ لہٰذا، ماحولیات سے ہم آہنگ فصلوں کی اقسام کو ترقی دینا اور آبپاشی کی کارکردگی میں بہتری لانا ایسے خطرات زائل کرنے کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

کھاد

مالی سال 25ء کے دوران کھاد کے مجموعی استعمال میں گذشتہ برس کے مقابلے میں کمی دیکھی گئی (**شکل 2.5**)۔[10] مالی سال 25ء کے دوران خریف اور ربیع کے سیزنوں میں یوریا کے استعمال میں بالترتیب 17.3 اور 12.0 فیصد کی واقع ہوئی جس نے یافتوں کو متاثر کیا۔ خریف اور ربیع مالی سال 25ء کے دوران ڈی اے پی کے استعمال میں بھی کمی آگئی۔ یہ کمی بڑی حد تک مالی سال 24ء کے دوران اہم فصلوں کے زیر کاشت رقبے میں کمی اور یوریا کی بلند قیمتوں کے ساتھ فصلوں کی قیمتوں میں کمی کا نتیجہ تھی۔ مزید برآں، ماحولیاتی تبدیلی کے سبب خریف کی فصلوں کی بوائی میں تاخیر نے بھی کھاد کے کم استعمال میں کردار ادا کیا۔

جدول 2.5: زرعی قرضوں کی تقسیم

ارب روپے

	م س23ء	م س24ء	م س25ع
فارم شعبہ (پیداوار)			
تمام فصلیں	438.8	483.0	538.6
باغبانی	36.6	45.4	40.1
کارپوریٹ فارمنگ	110.6	155.5	255.6
دیگر	331.1	392.8	473.1
ذیلی مجموعہ	**917.1**	**1,076.7**	**1,307.5**
فارم شعبہ (ترقیاتی)			
ٹریکٹر	10.9	48.3	17.8
فارم مشینری	2.5	6.6	6.1
ٹیوب ویل	1.7	9.5	4.6
چھڑکاؤ اور آبپاشی کا ساز	-	0.3	0.1
دیگر	34.7	69.2	107.9
ذیلی مجموعہ	**49.7**	**133.9**	**136.4**
غیر فارم شعبہ (جاری سرمایہ)			
گلہ بانی/ڈیری	394.7	486.7	602.6
مرغبانی	261.0	313.8	332.3
دیگر	70.4	131.1	116.7
ذیلی مجموعہ	**726.0**	**931.6**	**1,051.6**
غیر فارم شعبہ (معین سرمایہ کاری)			
گلہ بانی/ڈیری	58.8	42.3	51.6
مرغبانی	15.4	21.3	20.1
دیگر	8.9	9.9	10.1
ذیلی مجموعہ	**83.1**	**73.5**	**81.8**
بڑا مجموعہ	**1,776.0**	**2,215.7**	**2,577.3**

ماخذ: بینک دولت پاکستان

یوریا کی قیمتوں میں اضافے کا سبب فروری 2024ء میں گیس کے ٹیرف میں اضافہ تھا، جس سے یوریا کی درآمدی اور ملکی قیمتوں کے درمیان فرق کم ہو گیا۔[11] مزید برآں، پچھلے کئی برسوں سے یوریا کے کارٹلز نے قیمتوں کا تعین کر کے مارکیٹ میں

---

[8] ماخذ: پریس ریلیز، مارچ 2025ء، ارسا۔

[9] ماخذ: ورلڈ میٹرولوجیکل آرگنائزیشن۔

[10] ماخذ: وزارت خزانہ، اقتصادی اپ ڈیٹ اور امکانات، ستمبر 2024ء۔

[11] درآمدی اور ملکی یوریا کی قیمت بالترتیب 7,532 روپے اور 3,600 روپے فی 50 کلوگرام تھی۔ ماخذ: پاکستان اقتصادی سروے 25-2024ء۔

بگاڑ پیدا کر دیا ہے۔[12] دوسری جانب، بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کے باوجود ڈی اے پی کی ملکی قیمتوں میں معمولی کمی آئی۔[13] قیمتوں میں یہ انحراف ممکنہ طور پر کمزور ملکی طلب کو ظاہر کرتا ہے، جس کے دباؤ کے سبب ملکی قیمتیں کم رہیں۔

شکل 2.6: تل اور سرسوں کے بیجوں کی پیداوار

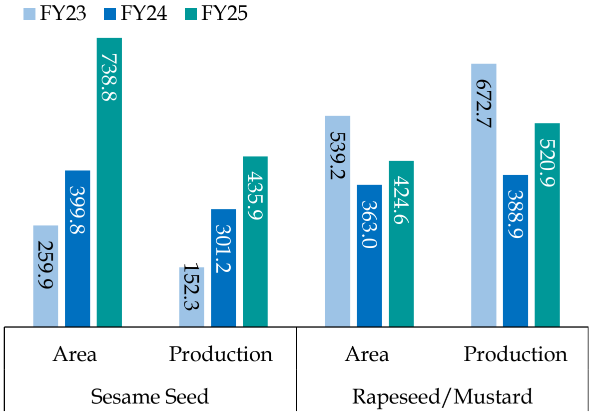

Note: Area in 000' hactares and Production in 000' tons
Source: PBS

زرعی قرضہ

مالی سال 25ء کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم کی رفتار مزید بڑھ گئی، اور کمرشل بینکوں کے توسیعی منصوبوں میں دیے گئے اہداف کو حاصل کر لیا گیا (**جدول 2.5**)۔[14] زرعی قرضوں میں توسیع وسیع البنیاد تھی۔ فارم شعبے (پیداوار) کے قرضوں میں کارپوریٹ فارمنگ کے قرضوں میں خاصے اضافے کے بل بوتے پر کافی اضافہ دیکھا گیا۔ تاہم جہاں تک اہم فصلوں کا تعلق ہے تو قرضوں کے استعمال کی بلند سطح کے باوجود دیگر عوامل کے نقصان دہ اثرات ان کی پیداوار میں کمی کا باعث بنے۔ غیر فارم شعبے میں گلہ بانی کے قرضوں میں بھی خاصا اضافہ درج کیا گیا۔ اسی طرح، ٹریکٹر کے قرضوں میں کمی کے باوجود فارم کی ترقی کے لیے قرضوں میں اضافہ ہوگیا، جس کی عکاسی ٹریکٹروں کی ملکی پیداوار میں کمی سے بھی ہوتی ہے۔[15]

زرعی قرضوں میں اضافہ اسٹیٹ بینک اور حکومت کے بعض اقدامات کے اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔ چھوٹے کاشت کاروں کی قرضوں تک رسائی کو بڑھانے کی غرض سے حکومت نے بروقت اقدامات کیے جیسے کسان کارڈ اور گلہ بانی اسکیم اور خام مال کی خریداری کے لیے بلاسود قرضوں کی فراہمی۔[16] مزید برآں، ڈجیٹلائزیشن کو بڑھانے اور قرضوں کے پروسیس کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے سیٹلائٹ امیجنگ اور جیو فیننسنگ ٹیکنالوجی کے استعمال سے ڈجیٹل سروے رپورٹ کو استعمال کیا، جو زرعی سرگرمیوں کی تصدیق کے لیے روایتی طریقے خسرہ گرداواری کا متبادل ہے۔[17]

پیداوار

گندم

گندم کی پیداوار میں خاصی کمی دیکھی گئی جس کا اہم سبب اس فصل کے زیر کاشت رقبے میں کمی تھی (**شکل 2.6**)۔ کم از کم امدادی قیمت کے سلسلے کو منقطع کرنے اور حکومتی خریداری کی عدم موجودگی میں کاشت کار توریا/سرسوں، اور سبزیوں جیسی دیگر مسابقتی فصلوں پر منتقل ہوگئے۔[18] یہ صورت حال حکومت کی جانب سے گندم کی بوائی کی ترغیب دینے کے لیے خام مال پر زراعانت، بلند یافت کے حامل بیجوں کی

[12] چھ یوریا کمپنیوں نے خام مال کی مختلف لاگتوں کے باوجود مارکیٹ میں مسابقت کو نقصان پہنچانے اور کھاد کی قیمتوں پر مصنوعی طور پر اثر انداز ہو کر کسانوں کو متاثر کیا۔ ماخذ: سی سی پی پریس ریلیز، جون 2025ء۔
https://cc.gov.pk/home/viewpressreleases/635

[13] گزشتہ سال کے مقابلے میں ربیع مالی سال 25 کے دوران عالمی ڈی اے پی کی قیمتوں میں 2.5 فیصد اضافہ ہوا۔ ماخذ: عالمی بینک۔

[14] علامتی اہداف مقرر کرنے کے ماضی کے تجربے کے مقابلے میں اسٹیٹ بینک نے توسیعی منصوبے بنانے میں کمرشل بینکوں کو سہولت دی۔ لہٰذا، مالی سال 25ء میں 2,572 ارب روپے کے قرضوں کی تقسیم کا منصوبہ بنایا گیا۔ ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔

[15] مالی سال 25ء کے بجٹ میں 10 فیصد سیلز ٹیکس لگایا گیا تھا، جسے اکتوبر 2024ء میں مزید بڑھا کر 14 فیصد کر دیا گیا۔ ماخذ: ایس آر او (1)1643، 2024ء محاصل ڈویژن، وزارت خزانہ اور محصولات۔

[16] ماخذ: حکومت پنجاب۔

[17] ماخذ: اسٹیٹ بینک سرکلر (اے سی ایف آئی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 02 برائے 2024ء)، 14 نومبر 2024ء۔

[18] ماخذ: جی آئی اے ڈبلیو ایس، ملکی بریف، اسلامی جمہوریہ پاکستان، مارچ 2025ء، ایف اے او۔ ماخذ: پریس ریلیز 034، مارچ 2025ء، وزارت قومی غذائی سلامتی اور تحقیق۔
https://mnfsr.gov.pk/Detail/M2Y0ZmRlYzMtMDFlNC00ODU4LWI1MjktOGQ5NjNjYzJhYzI5

جدول 2.6: اہم فصلیں

پیداوار میٹرک ٹن؛ رقبہ ہزار ہیکٹرز میں؛ یافت کلوگرام/ہیکٹر؛ تبدیلی فیصد میں

	پیداوار			رقبہ			یافت			م س25ء میں تبدیلی		
	م س23ء	م س24ء	م س25ء	م س23ء	م س24ء	م س25ء	م س23ء	م س24ء	م س25ء	پیداوار	رقبہ	یافت
گندم	28.2	31.8	28.4	9,033	9,734	9,074	3,117.6	3,268.3	3,128.6	-10.8	-6.8	-4.3
کپاس*	4.9	10.2	7.1	2,144	2,424	2,043	389.5	717.3	589.8	-30.7	-15.7	-17.8
چاول	7.3	9.9	9.7	2,976	3,637	3,899	2,460.3	2,710.8	2,493.7	-1.4	7.2	-8.0
مکئی	11.0	9.7	9.0	1,719	1,641	1,588	6,390.3	5,935.4	5,690.8	-7.2	-3.2	-4.1
گنا	88.0	87.6	84.2	1,319	1,180	1,193	66,702.8	74,269.5	70,607.7	-3.9	1.1	-4.9

* پیداوار ملین گانٹھوں میں۔

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

تقسیم اور کسان کارڈ کے ذریعے بلاسود قرضوں کی فراہمی جیسی کوششوں کے باوجود پیدا ہوئی۔ مزید برآں، بوائی کے موسم میں بلند درجہ حرارت اور خشک موسم میں توسیع نے بھی یافتوں کو متاثر کیا۔ آگے چل کر، گندم کی مارکیٹ کی ڈی ریگولیشن کے ممکنہ طور پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے کیونکہ اس سے ملکی قیمتوں کو بین الاقوامی قیمتوں سے ہم آہنگ کرنے اور کاشت کاروں کو مسابقتی فصلوں کے منافع کی بنیاد پر اپنے لیے فصل منتخب کرنے کا موقع ملے گا۔

چاول

زیر کاشت رقبے میں اضافے کے باوجود چاول کی پیداوار میں معمولی کمی دیکھی گئی (**جدول 2.6**)۔ برآمدات کے بہتر امکانات کی توقعات کے علاوہ کپاس کے کم منافع نے کاشت کاروں کو چاول کی کاشت پر منتقل ہونے کی ترغیب دی۔[19] تاہم، ماحولیاتی متغیرات اور خام مال کے کم استعمال نے یافتوں کو متاثر کیا، جس سے زیر کاشت رقبے میں اضافے کے فوائد زائل ہوگئے۔

کپاس

مالی سال 25ء میں کپاس کی پیداوار میں خاصی کمی نے زیر کاشت رقبے اور یافت میں کمی دونوں نے کردار ادا کیا۔ مالی سال 24ء میں قیمتوں کا اعلان شدہ کم از کم امدادی قیمت سے نیچے گرنا اور مالی سال 25ء میں کم از کم امدادی قیمت کے اعلان کے بارے میں بے یقینی جیسے مارکیٹ کے محرکات نے کاشت کاروں کو دیگر مسابقتی فصلوں، جیسے چاول اور تل کے بیج، پر منتقل ہونے کی ترغیب دی۔[20]

شکل 2.7: ایل ایس ایم کی نمو اور کاروباری احساسات

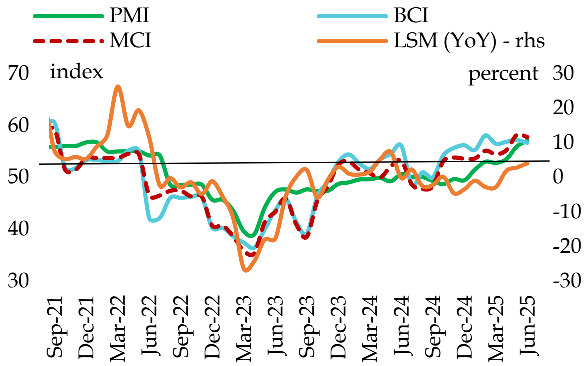

* PMI: Purchasing managers index; BCI: Business confidence index; MCI: Manufacturing confidence index
Sources: SBP and PBS

مصدقہ بیجوں کی کم دستیابی اور سیزن کے آغاز میں گرمی کی لہروں اور بے وقت بارشوں جیسے موسمیاتی دباؤ نے کپاس کی پیداوار پر منفی اثرات مرتب کیے، کیونکہ مذکورہ عوامل نے اس کی نمو کو متاثر کیا اور یہ کچھ علاقوں میں تاخیر سے کاشت کا باعث بنے۔ مزید برآں، کپاس کی اہم بیلٹ جنوبی پنجاب میں کیڑوں کے شدید حملوں نے صورت حال کی سنگینی بڑھادی۔

[19] امریکی محکمۂ زراعت۔ سالانہ رپورٹ برائے اناج اور فیڈ، اپریل 2025ء۔

[20] ایضاً اور امریکی محکمہ زراعت کی کپاس اور مصنوعات پر اپڈیٹ، اگست 2025ء۔

جدول 2.7: دیگر فصلیں

پیداوار میٹرک ٹن؛ رقبہ ہزار ہیکٹرز میں؛ یافت کلوگرام/ہیکٹر؛ تبدیلی فیصد میں

	م س24ء		م س25ء		تبدیلی	
	رقبہ	پیداوار	رقبہ	پیداوار	رقبہ	پیداوار
کینولا	44.9	63.9	68.6	103.9	52.8	62.6
سورج مکھی	62.6	98.5	60.5	96.2	-3.4	-2.3
آلو	338.7	8,434.4	386.7	10,010.2	14.2	18.7
پیاز	142.7	2,304.20	166.2	2,747.10	16.5	19.2
ٹماٹر	67.1	797.3	65.2	837.9	-2.8	5.1
مونگ	201	153.3	185.4	131.2	-7.8	-14.4
ماش	7.0	5.6	7.5	5.9	7.1	5.4

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

مکئی

مالی سال 25ء میں مسلسل دوسرے برس مکئی کی پیداوار میں کمی واقع ہوئی (**جدول 2.6**)۔ اس کا اہم سبب زیرکاشت رقبے میں کمی تھی کیونکہ گذشتہ برسوں میں طلب میں کمی کے حالات میں خام مال کی گرتی ہوئی قیمتوں نے کاشت کاروں کی مکئی کاشت کرنے کی حوصلہ شکنی کی۔ پولٹری کی فیڈ[21] میں خام مال کے طور پر استعمال ہونے کے باعث مکئی کی طلب کا درآمد شدہ جی ای سویابین، فیڈ کا ایک اور اہم بنیادی جز،[22] کی دستیابی سے گہرا تعلق ہے۔ اس لیے، دسمبر 2024ء میں حکومت کی جانب سے جی ای سویابین کو بحال کرنے کی اجازت دینے کے حکومتی فیصلے سے توقع ہے کہ آنے والے سیزن میں مکئی کی کاشت پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔[23]

گنا

چاول کی طرح، گنے کے زیر کاشت رقبے میں معمولی اضافے کے باوجود اس کی پیداوار بھی کم رہی (**جدول 2.6**)۔ رقبے میں توسیع کا اہم محرک گذشتہ برس کپاس کے مقابلے میں منافع کی قدرے بلند سطح تھی۔[24] تاہم رقبے میں اضافے کے مثبت اثرات کو کم یافتوں نے مکمل طور پر زائل کر دیا، جسے بڑی حد تک مئی میں بلند درجہ حرارت اور فصل اگنے کے پورے موسم کے دوران معمول سے کم بارشیں تھیں۔[25]

جدول 2.8: پولٹری مصنوعات

تعداد ملین میں

	م س23ء	م س24ء	م س25ء
لیئرز (فارمنگ)	73.3	78.4	83.9
برائیلرز (فارمنگ)	1,703.4	1873.7	2061.1
مرغی (دیسی)	94.0	95.5	97.0
بطخ، ڈریک، اور چوزے	0.3	0.3	0.3
افزائش اسٹاک (فارمنگ)	15.8	16.6	17.4
انڈے (فارمنگ)	19,170.0	20480.0	21880.0
انڈے (دیسی)	4,634.0	4717.0	4802.0
انڈے (بطخ)	15.2	14.3	13.9

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

دیگر فصلیں

مالی سال 25ء میں دیگر فصلوں کی پیداوار میں 19.6 فیصد نمو ہوئی، جبکہ مالی سال 24ء میں صرف 0.1 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا تھا۔ خصوصاً، سبز چارے، سبزیوں، پھلوں، تمباکو، تل کے بیجوں اور سرسوں / تلی کی پیداوار میں اہم فصلوں کے بدلتے ہوئے محرکات کے باعث خاصا اضافہ ہوگیا (**شکل 2.6**)۔

برآمدات کے بڑھتے ہوئے مواقع، خصوصاً چین، کے سبب حالیہ برسوں کے دوران تل کے بیجوں کی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے (**باب 5**)۔ مزید برآں، کپاس کی منڈی میں کم قیمتوں نے بھی بعض کاشت کاروں کو ترغیب دی کہ وہ بلند منافع کے امکانات کے باعث تل کے بیجوں کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ کریں۔[26] گندم کے لیے

[21] پاکستان میں تقریباً 65 فیصد مکئی پولٹری فیڈ میں استعمال ہوتی ہے۔ ماخذ: امریکی محکمۂ زراعت۔

[22] جی ای سویابین اور مکئی کو پولٹری فیڈ تیار کرنے میں ایک ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔

[23] ماخذ: امریکی محکمۂ زراعت، روغنی بیجوں اور مصنوعات کی اپڈیٹ، دسمبر 2023ء۔

[24] ماخذ: امریکی محکمۂ زراعت، چینی پر سالانہ رپورٹ، اپریل 2025ء۔

[25] ماخذ: امریکی محکمۂ زراعت، چینی پر ششماہی رپورٹ، اپریل 2024ء۔

[26] ماخذ: امریکی محکمۂ زراعت، اناج اور فیڈ سالانہ، نومبر 2024ء۔

شکل 2.8الف: بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی اور بجلی کی تقسیم میں قدر اضافی

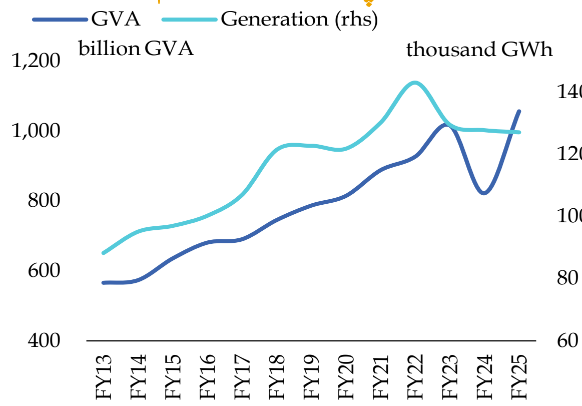

Sources: NEPRA and PBS

شکل 2.8ب: نیٹ میٹرنگ کی گنجائش

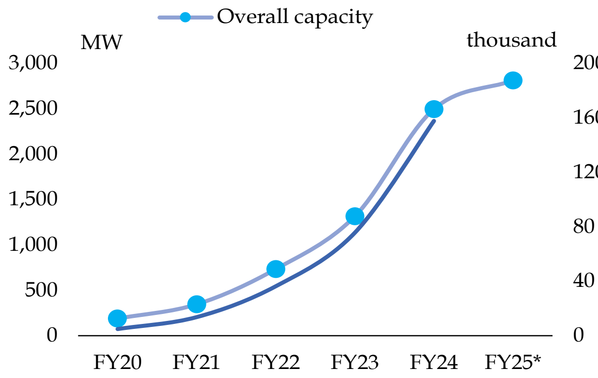

*data for FY25 is for Jul-Mar, Source Pakistan Economic Survey 2024-25. The number of cosumer for the year not avaialble

کم از کم امدادی قیمت کی عدم موجودگی کے ساتھ مارکیٹ میں اس کی گرتی ہوئی قیمتوں نے کاشت کاروں کو روغنی بیجوں پر منتقل ہونے کی ترغیب دی۔[27]

مالی سال 25ء کے دوران آلو، پیاز اور ٹماٹر جیسی دیگر فصلوں کی پیداوار میں اضافے کا رجحان رہا۔ اس کے مقابلے میں دالوں نے ملی جلی کارکردگی دکھائی کیونکہ مونگ کی پیداوار کم رہی، جبکہ دال ماش کی پیداوار میں اضافہ ہو گیا (**جدول 2.7**)۔

گلہ بانی

مالی سال 25ء کے دوران گلہ بانی کی نمو ست رہی، جس کا اہم سبب خصوصاً سبز چارے کا بلند ثانوی صرف تھا۔ تاہم دودھ کی بلند پیداوار اور پولٹری کی نمو بڑھنے سے پیداوار کو تقویت ملی (**جدول 2.8**)۔ جانوروں کی صحت میں بہتری، فیڈنگ کے بہتر طریقے اور کمرشل ڈیری آپریشنز میں توسیع سے دودھ کی پیداوار کو بڑھانے میں مدد ملی۔[28] یہ ڈیری کے شعبے کی شہروں میں طلب میں اضافے اور آبادی کی بڑھتی ہوئی ضروریات سے بھی ہم آہنگ ہے۔[29] مالی سال 25ء کے دوران گوشت کی پیداوار میں بھی اضافہ درج کیا گیا (**جدول 2.9**)، اور اسے اہم تحریک مرغی کے گوشت سے ملی۔ مزید برآں، پاکستان نے گوشت کی برآمدات کا تسلسل جاری رکھا۔

2.3 صنعت

پچھلے دو برسوں میں مسلسل سکڑنے کے بعد مالی سال 25ء میں صنعتی پیداوار بحال ہو گئی۔ تاہم یہ بحالی ناہموار تھی، کیونکہ اسے اہم تقویت بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی، اور تعمیرات کے قدر اضافی میں خاصے اضافے سے ملی (**جدول 2.10**)۔ دوسری جانب، مینوفیکچرنگ کے شعبے کی نمو ست رہی اور کان کنی اور کوہ کنی شعبے کے قدر اضافی میں کمی واقع ہوئی۔

جدول 2.9: دودھ اور گوشت کی پیداوار

ہزار ٹن

	م س23ء	م س24ء	م س25ء
دودھ	67,873	70,071	72,343
گوشت	5,504	5,809	5,967
گائے کا گوشت	2,544	2,630	2,548
بکرے کا گوشت	799	817	835
پولٹری	2,160	2,362	2,583

ماخذ: پاکستان اقتصادی سروے، 25-2024ء۔

اس سے قطع نظر صنعت کی بحالی کی عکاسی معاشی ماحول اور کاروباری احساسات میں بہتری کے ساتھ کم شرح سود، مستحکم شرحِ مبادلہ اور بیرونی شعبے کی سازگار پوزیشن

[27] ماخذ: امریکی محکمۂ زراعت، روغنی بیجوں اور مصنوعات کی اپڈیٹ، دسمبر 2024ء۔

[28] ماخذ: پاکستان اقتصادی سروے 25-2024ء، وزارت خزانہ۔

[29] ایضاً

جدول2.10: صنعتی سرگرمیاں

نمو فیصدی میں؛ حصہ فیصدی درجے میں

	م س24ءع					م س25ءن					حصہ	
	1سہ	2سہ	3سہ	4سہ	سال	1سہ	2سہ	3سہ	4سہ	سال	م س24ء	م س25ء
صنعت	**-4.1**	**-0.3**	**2.8**	**-3.1**	**-1.2**	**0.3**	**0.2**	**1.2**	**19.9**	**5.3**	**-1.2**	**5.3**
کان کنی اور کوہ کنی	7.9	-1.4	-5.3	-13.5	-3.3	-5.3	-2.7	-2.9	1.9	-2.4	-0.3	-0.2
مینوفیکچرنگ	1.8	1.6	3.2	5.6	3.0	2.2	0.8	0.9	4.0	2.0	2.0	1.3
بڑا پیمانہ	-0.7	-0.8	1.3	4.2	0.9	-0.9	-2.6	-2.0	3.0	-0.7	0.4	-0.3
چھوٹا پیمانہ	8.8	8.8	9.0	9.5	9.0	10.2	10.0	8.8	6.8	8.9	1.1	1.2
ذبیحہ	6.4	6.4	6.6	7.0	6.6	7.4	7.2	6.3	4.9	6.4	0.5	0.5
بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی	-34.4	-5.0	19.0	-31.6	-19.1	-2.0	-5.0	-4.0	121.4	28.5	-2.7	3.3
تعمیرات	4.7	-4.7	-5.4	2.5	-1.0	-3.1	3.1	10.7	17.6	6.6	-0.1	0.8

ن: نظر ثانی شدہ؛ ع، عبوری۔

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

اور مثبت کاروباری احساسات سے ہوتی ہے (**شکل 2.7**)۔ ان اثرات کی عکاسی مالی سال 25ء کی چوتھی سہ ماہی میں اضافے سے ہوتی ہے، تاہم ایل ایس ایم کی مجموعی پیداوار کمزور ملکی طلب کے تسلسل اور خام مال کی بلند لاگتوں کے باعث محدود رہا۔

کان کنی اور کوہ کنی

مالی سال 25ء میں کان کنی اور کوہ کنی کے شعبے کے قدر اضافی میں مسلسل چوتھے برس کمی واقع ہوئی۔ اس صورت حال کو بنیادی معدنیات کی پیداوار میں کمی سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جس میں خام تیل، قدرتی گیس اور کوئلہ شامل ہیں۔ فوسل ایندھنوں میں کمی کے علاوہ خصوصاً قدرتی گیس[30] کے کم ہوتے زمینی ذخائر کو معاہداتی ایل این جی کی رسد کی پائیدار دستیابی کے باعث اہم استعمال کی کمزور طلب سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔[31، 32] خام تیل اور گیس کی پیداوار میں اس کمی نے کان کنی اور کوہ کنی کی کارکردگی پر مزید منفی اثرات مرتب کیے۔[33]

وسیع معدنی ذخائر کے باوجود کان کنی اور کوہ کنی کی کمزور کارکردگی اس بات کی متقاضی ہے کہ فوسل ایندھنوں کے ساتھ دھاتی اور غیر دھاتی معدنیات دونوں کی دریافت اور اخذ کرنے کی کوششوں میں توسیع کی جائے کیونکہ ان میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ ملک میں معدنیات کے وسیع ذخائر کے باعث اس شعبے میں سرمایہ کاری اور ترقی کے خاصے مواقع موجود ہیں۔ تاہم، معدنیات نکالنے کے امکانات کا انحصار ایک ہم آہنگ پالیسی فریم ورک اور معاون کاروباری ماحول پر ہوتا ہے۔ اس تناظر میں **باکس 2.2** میں اہم چیلنجوں کا ایک مختصر جائزہ فراہم کرنے کے ساتھ کان کنی میں سرمایہ کاری کو متوجہ کرنے کے لیے تجاویز بھی دی گئی ہیں۔

---

[30] گیس کی پیداواری صنعت 'کان کنی اور کوہ کنی' کے جز کا حصہ ہے، جبکہ اس کی فراہمی، بشمول آر ایل این جی، 'بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی کے زمرے میں آتی ہے۔

[31] تیل کے بڑے استعمال کنندگان میں ٹرانسپورٹ، صنعت، بجلی، اوورسیز، حکومت، گھرانے اور زراعت شامل ہیں، جبکہ قدرتی گیس کے استعمال کنندگان میں گھرانے، کھاد ساز فیکٹریاں، بجلی کی پیداوار،، صنعت، ٹرانسپورٹ اور کمرشل صارفین شامل ہیں۔ بجلی کی پیداوار کے علاوہ تمام شعبوں میں قدرتی گیس کی طلب میں کمی آئی۔

[32] مالی سال 25ء میں کوئلے کی پیداوار میں کمی کا سبب بجلی اور سیمنٹ کے شعبوں کی طلب میں کمی ہے، جس کی جزوی تلافی اس کے اینٹوں کے بھٹوں میں استعمال میں اضافے سے ہوئی۔ نیشنل اکاؤنٹس کے عبوری ڈیٹا سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 25ء میں کوئلے کی پیداوار میں 13.9 ملین میٹرک ٹن کمی آئی، جو مالی سال 24ء کے 14.6 ملین میٹرک ٹن سے کم ہے۔ بجلی اور سیمنٹ کے شعبوں میں کوئلے کا استعمال بالترتیب 11.9 ملین میٹرک ٹن اور 4.3 ملین میٹرک ٹن سے کم ہو کر 11.3 ملین میٹرک ٹن اور 2.6 ملین میٹرک ٹن ہو گیا ہے، جبکہ اینٹوں کے بھٹوں میں، استعمال 1.1 ملین میٹرک ٹن سے بڑھ کر 2.3 ملین میٹرک ٹن ہو گیا ہے۔ (ماخذ: پاکستان اقتصادی سروے 25-2024ء، اور ہائیڈرو کاربن ڈویلپمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف پاکستان)۔

[33] پیداوار کو ایس این جی پی ایل اور یو پی ایل کی جبری کٹوتیوں نے متاثر کیا (ماخذ: آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کمپنی لمیٹڈ، عبوری رپورٹ اور مالی معلومات نو ماہ، آخر 31 مارچ 2025، پی پی 03)۔

شکل 2.9: غذائی پیداوار: ایل ایس ایم کی نمو میں حصہ

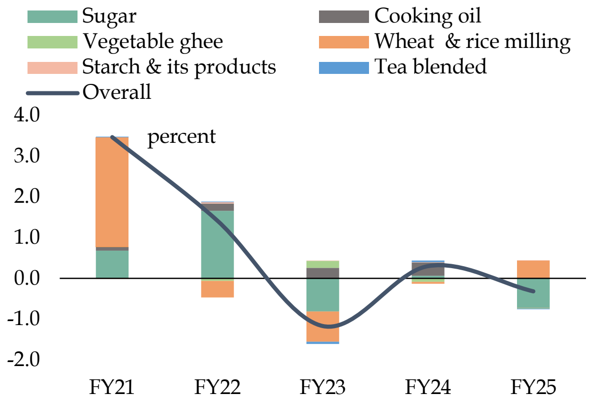

Source: PBS

بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی

بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی کے قدرِ اضافی میں بلند نمو کا سبب پست اساسی اثر کے علاوہ حکومت کی جانب سے بجلی کے شعبے کو زر اعانت کی فراہمی میں اضافہ ہے۔[34] مالی سال 25ء میں بجلی کی پیداوار کی سطح کسی تبدیلی کے بغیر برقرار رہنے کے باوجود اس نمو سے شمسی توانائی کی بڑھتی ہوئی گنجائش کے اثرات کی عکاسی ہوتی ہے (**شکل 2.8الف** اور **2.8ب**)۔[35] مزید برآں، گیس کی ملکی پیداوار میں کمی کی تلافی اگرچہ درآمدی آر ایل این جی کی رسد سے جزوی طور پر ہوگئی، تاہم اس صورت حال نے گیس کی رسدی زنجیر کو متاثر کیا۔

تعمیرات کا شعبہ

تعمیرات کے شعبے کی بحالی حکومت کے ترقیاتی اخراجات میں اضافے کی بدولت ممکن ہوئی (**باب 4**)۔ تاہم، نجی شعبے کی تعمیراتی سرگرمیاں تعمیراتی لاگت اور پراپرٹی کے لین دین پر ٹیکسوں میں اضافے کے باعث کمزور رہیں۔

مینوفیکچرنگ

مینوفیکچرنگ کی نمو میں سست رفتاری کا اہم سبب بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) کی پیداوار میں کمی اور چھوٹے پیمانے کی مینوفیکچرنگ (ایس ایس ایم) اور ذبیحہ میں کچھ سست نمو تھی۔ مالی سال 24ء میں معمولی بحالی کے بعد مالی سال 25ء میں سال کے آخر میں مثبت رفتار کے باوجود ایل ایس ایم میں سکڑاؤ درج کیا گیا۔ مجموعی مینوفیکچرنگ میں بڑا حصہ رکھنے کی وجہ سے ایل ایس ایم نے مینوفیکچرنگ کی نمو میں 0.5 فیصدی درجے کی کمی کر دی۔[36]

شکل 2.10: پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار میں نمو

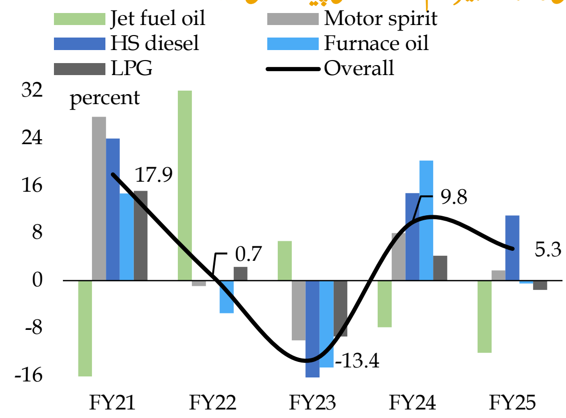

Source: PBS

بڑے پیمانے کی اشیا سازی

مالی سال 25ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں کمی کی وجوہات میں محدود ملکی طلب اور خام مال کی بلند لاگت شامل ہیں۔ مزید برآں، ایل ایس ایم میں کم وزن کے حامل چند گروپس کی پیداوار میں خاصی کمی بھی اس شعبے کی نمو میں کمی کا باعث بنی۔ مثلاً، صرف فرنیچر ہی ایل ایس ایم کے شعبے میں 1.6 فیصدی درجے کمی کا باعث بنا، جس نے ملبوسات اور گاڑیوں کی نمو کے مشترکہ حصے کے اثرات کو زائل کر دیا۔[37]

[34] پاکستان کے قومی کھاتوں میں خام قدر اضافی کے حسابات میں حکومتی زراعانت کا ایک اہم جز بجلی کا شعبہ ہے۔۔ تاہم، زراعانت میں تبدیلیاں، جو بنیادی طور پر صارفین کی قیمتوں اور ادائیگیوں کی استعداد میں سہولت دیتی ہیں، ضروری نہیں ہے کہ وہ بجلی کی پیداوار میں ظاہر ہوں۔

[35] جولائی تا مارچ مالی سال 25 کے لیے بجلی کی مجموعی پیداواری صلاحیت 46605 میگاواٹ ریکارڈ کی گئی، جس میں نیٹ میٹرنگ کے 2813 میگاواٹ بھی شامل ہیں، جو کل نصب شدہ صلاحیت کا تقریباً 6 فیصد ہے (ماخذ: پاکستان اکنامک سروے 25-2024ء، باب 14، توانائی)۔

[36] بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) کا مجموعی قدرِ اضافی میں حصہ 8.0 فیصد، صنعتی قدر اضافی میں 44.1 فیصد، اور مینوفیکچرنگ شعبے کا 67.5 فیصد بنتا ہے۔

[37] علاوہ فرنیچر مالی سال 25 ء میں ایل ایس ایم کی نمو 0.9 فیصد اضافے کی عکاسی کرتی ہے۔

جدول 2.11:بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے نمو اور سکڑاؤ دکھانے والے ذیلی شعبے

فیصد

	نمو دکھانے والے ذیلی شعبے			سکڑاؤ دکھانے والے ذیلی شعبے			ایل ایس ایم میں نمو
	نمبر	ایل ایس ایم میں وزن	بہ وزن حصہ	نمبر	ایل ایس ایم میں وزن	بہ وزن حصہ	
م س18ء	16	75.6	8.0	6	24.4	-1.0	7.0
م س19ء	12	57.9	6.6	10	42.1	-3.2	3.4
م س20ء	4	24.3	1.8	18	75.7	-12.8	1.9
م س21ء	15	87.1	14.7	7	12.9	-3.1	8.8
م س22ء	18	87.1	11.9	4	4.3	-0.2	3.3
م س23ء	4	10.4	3.4	18	89.6	-13.7	-10.3
م س24ء	10	48.1	3.9	12	51.9	-3.1	0.8
م س25ء	12	62.3	3.0	10	37.7	-3.8	-0.7

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

بحیثیت مجموعی، ایل ایس ایم کے کل 22 گروپس میں سے بیشتر نے گذشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 25ء کے دوران اضافہ درج کیا (**جدول 2.11**)۔ مثبت حصہ ڈالنے والے گروپس میں ٹیکسٹائل، ملبوسات، کوک اور پیٹرولیم مصنوعات، دواسازی، مشروبات، گاڑیاں اور تمباکو شامل ہیں۔ دوسری جانب، جن گروپس کی نمو منفی رہی ان میں غذا، کیمیکلز، غیر دھاتی معدنیات، لوہے اور فولاد کی مصنوعات، برقی آلات اور فرنیچر شامل ہیں (**جدول 2.12**)۔

غذا

مالی سال 25ء میں غذا کے ذیلی شعبوں کی کم پیداوار میں اہم کردار چینی کی پیداوار میں قابل ذکر کمی نے ادا کیا، جبکہ خوردنی تیل، نباتی گھی اور چائے کے شعبوں کی نمو بھی سست رہی (**شکل 2.9**)۔[38] مالی سال 25ء کے دوران گنے کی چِل کاری میں تاخیر کم از کم علامتی قیمت کے اعلان کے بارے میں بے یقینی کے ساتھ سکروز کی کم بازیابی اور بقیہ ذخائر چینی کی پیداوار میں 14.3 فیصد کمی پر منتج ہوئے۔[39] مزید بر آں، اس کے اہم استعمال کنندگان بشمول گھرانوں اور غذائی پروسیسنگ کی صنعتوں نے بھی چینی کی کم پیداوار میں کردار ادا کیا۔[40]

شکل 2.11: دواسازی کی پیداوار میں نمو

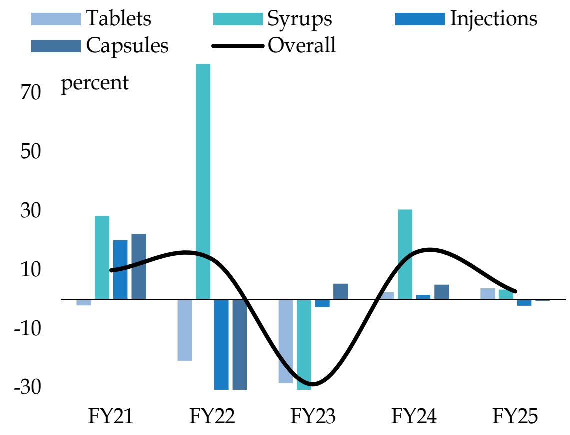

Source: PBS

[38] غذائی گروپ میں چینی، گندم اور چاول کی پسائی کا وزن 66.3 فیصد ہے

[39] گنے کی چِل کاری میں تاخیر نے کسانوں کو مجبور کیا، خاص طور پر وہ جن کے پاس اپنی ٹرانسپورٹ نہیں ہے کہ وہ اپنی پیداوار کا رخ دیگر کم قدر اضافی کی حامل اشیا کی پیداوار کی طرف موڑ دیں، جیسے گڑ کی پیداوار اور بیجوں کی کاشت۔ (ماخذ: امریکی محکمہ زراعت، چینی کی سالانہ رپورٹ، اپریل، 2025ء)۔ مزید بر آں، تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ کٹائی اور پسائی کے وقت میں فرق ان عوامل میں سے ایک ہے جو سکروز کے حصول میں کمی کا سبب بنتا ہے (ماخذ: Misra . V, et al.(2022): کٹائی کے بعد حیاتیات اور گنا ذخیرہ کرنے کی ٹیکنالوجیوں میں حالیہ ترقی، جرنل، بائیو ٹیکنالوجی رپورٹس، جلد=33، doi = {https://doi.org/10.1016/j.btre.2022.e00705}

[40] ماخذ: امریکی محکمہ زراعت، چینی پر سالانہ رپورٹ، اپریل 2025ء۔

جدول 2.12: بڑے پیمانے کی اشیاسازی (ایل ایس ایم)

نمو فیصد میں، حصہ فیصدی درجے میں

ایل ایس ایم کے شعبے	وزن	نمو: م س24ء	نمو: م س25ء	حصہ: م س24ء	حصہ: م س25ء
ایل ایس ایم	78.4	0.8	-0.7	0.8	-0.7
جس میں					
غذا	10.7	1.7	-1.8	0.3	-0.3
مشروبات	3.8	-3.2	1.3	-0.1	0.1
تمباکو	2.1	-23.0	7.0	-0.4	0.1
ٹیکسٹائل	18.2	-5.7	2.5	-1.0	0.4
پہننے والے ملبوسات	6.1	8.2	5.7	1.2	0.9
چمڑے کی مصنوعات	1.2	5.6	0.9	0.0	0.0
لکڑی کی مصنوعات	0.2	11.8	1.3	0.0	0.0
کاغذ اور بورڈ	1.6	-0.6	0.4	0.0	0.0
کوک اور پیٹرولیم	6.7	9.8	5.3	0.6	0.4
کیمیکلز	6.5	5.1	-3.5	0.4	-0.3
دواسازی	5.2	15.7	2.7	0.8	0.2
ربڑ	0.2	-1.5	-1.3	0.0	0.0
غیر دھاتی معدنیات	5.0	-5.3	-7.9	-0.4	-0.5
لوہا اور فولاد	3.4	-4.4	-8.7	-0.2	-0.4
ڈھلی ہوئی دھات	0.4	-7.8	-13.9	0.0	-0.1
کمپیوٹرز، الیکٹرانک، اور آپٹیکل	0.0	-12.4	2.6	0.0	0.0
برقی سازوسامان	2.0	-9.4	-11.7	-0.3	-0.3
مشینری اور آلات	0.4	45.5	-35.5	0.2	-0.2
گاڑیاں	3.1	-25.0	46.2	-0.6	0.8
دیگر ٹرانسپورٹ آلات	0.7	-4.0	36.6	0.0	0.2
فرنیچر	0.5	15.0	-56.3	0.4	-1.6
دیگر مینوفیکچرنگ	0.3	7.6	-16.0	0.0	-0.1

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

غذا کے ذیلی شعبے کے سب سے بڑے جز گندم اور چاول کی پسائی (milling) نے جزوی طور پر چینی کی پیداوار میں کمی کی تلافی کر دی۔ مالی سال 25ء میں صارفین کی جانب سے غیر روایتی روٹی بنانے کو ترجیح دینے اور پولٹری فیڈ میں بڑھتے ہوئے استعمال کے ساتھ چاول کا بلند برآمدی حجم ممکنہ طور پر گندم اور چاول کی پسائی دونوں کی نمو پر ممکنہ طور پر اثرانداز ہوا ہے۔[41] مزید برآں، پچھلے برس تیزی سے کمی کے بعد مشروبات کی پیداوار میں بحالی ہوئی جس کا بڑا حصہ سافٹ ڈرنکس پر مشتمل تھا، جس میں بظاہر نئے ملکی پیداکاروں نے بائیکاٹ کی مہموں کے حالات میں ملٹی نیشنل برانڈز کی مارکیٹ کا کچھ حصہ حاصل کر لیا ہے۔

ٹیکسٹائل

ٹیکسٹائل کے شعبے میں معمولی نمو ہوئی، جبکہ پچھلے برس کمی دیکھنے میں آئی تھی۔ اس نمو کا اہم سبب سوتی دھاگے اور سوتی کپڑے کی بلند پیداوار تھی، جس نے پٹ سن اور

[41] ماخذ: امریکی محکمہ زراعت، اناج اور فیڈ رپورٹ، نمبر PK2025-0003، اپریل، 2025ء۔

اونی مصنوعات میں کمی کے اثرات کو مکمل طور پر زائل کر دیا۔[42] بلند قدر اضافی کی ٹیکسٹائلز، بیشتر ملبوسات پر مبنی، نے اپنی نمو کی رفتار برقرار رکھی، اگرچہ یہ رفتار گذشتہ برس کے مقابلے میں سست رہی (**جدول 2.13**)۔ بلند قدر اضافی کی ٹیکسٹائل میں نمو کو برآمدات میں اضافے سے تقویت ملی (**باب 5**)۔ تاہم ٹیکسٹائل کے کچھ اجزا، خصوصاً کم قدر اضافی کی حامل مصنوعات، کو توانائی کی لاگت خاص طور پر گیس کی قیمتوں میں اضافے کے علاوہ کپاس کی پیداوار میں کمی اور خام مال کی بلند لاگت جیسے کچھ مسائل درپیش رہے۔[43]

جدول 2.13: ٹیکسٹائلز کی پیداوار

نمو فیصد میں؛ حصہ فیصدی درجے میں

	نمو					حصہ	
	م س21ء	م س22ء	م س23ء	م س24ء	م س25ء	م س24ء	م س25ء
مجموعی	**18.3**	**2.8**	**-18.7**	**-5.7**	**2.5**	**-1.0**	**0.4**
دھاگہ	12.5	0.5	-22.1	-8.1	7.6	-0.6	0.5
کپڑے	12.2	0.2	-12.4	-5.3	0.7	-0.4	0.0
پٹ سن کی اشیا	7.3	-17.4	9.9	-35.1	-28.3	-0.1	-0.1
دیگر	82.3	2.6	-23.3	2.3	-6.6	0.2	-0.1
گارمنٹس	-23.3	49.4	25.7	8.2	5.7	1.2	0.9

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

کوک اور پیٹرولیم مصنوعات

مالی سال 25ء کے دوران کوک اور پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار میں معتدل اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس قابل ذکر نمو درج کی گئی تھی۔ ایندھن کے مختلف زمروں میں ہائی اسپیڈ ڈیزل اور موٹر اسپرٹس کی پیداوار میں گذشتہ برس کی نسبت اضافہ ہوا (**شکل 2.10**)۔ اس کا اہم سبب مجموعی معاشی سرگرمی میں اضافے کے باعث ٹرانسپورٹ کے شعبے میں ایندھن کے استعمال میں اضافہ تھا۔[44] تاہم، زرعی شعبے میں قابل تجدید توانائی کے وسیع تر استعمال کے سبب، خصوصاً ٹیوب ویل چلانے کے لیے، زرعی شعبے میں ایندھن کے استعمال میں کمی آ گئی۔

شکل 2.12: گاڑیوں کی پیداوار میں نمو

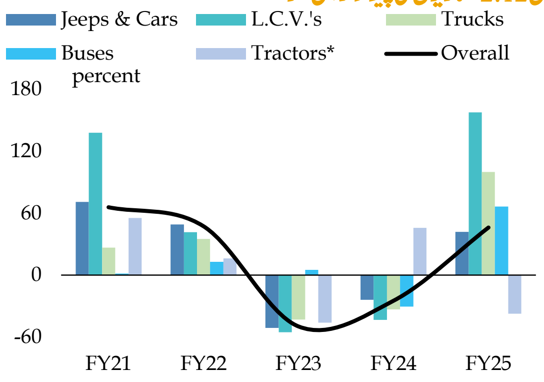

*Tractors production is a part of machinery group in LSM

Source: PBS

دوا سازی

مالی سال 25ء کے دوران دواسازی کی پیداوار میں معمولی اضافہ درج کیا گیا، جبکہ گذشتہ برس اس میں مضبوط نمو ہوئی تھی۔ یہ نمو ٹیبلٹ اور سیرپ کی پیداوار میں اضافے کا نتیجہ تھی (**شکل 2.11**)۔ اس اضافے کو خام مال کی بہتر دستیابی، ادویات کی قیمتوں کی ڈی ریگولیشن، افریقی ممالک کو برآمدات میں خاصے اضافے اور افغانستان، کیمرون اور تھائی لینڈ جیسی مستحکم منڈیوں کو برآمدات سے منسوب کیا جا

شکل 2.13: سیمنٹ کی ترسیلات

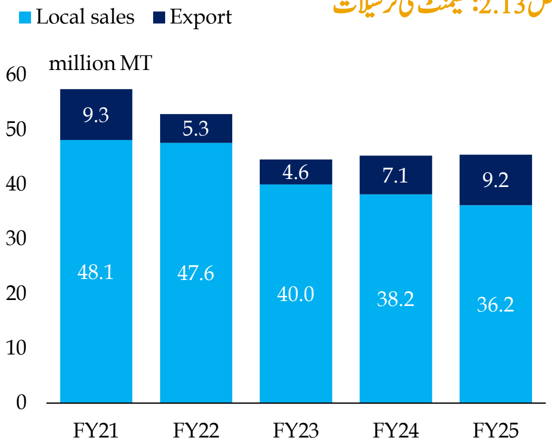

Source: APCMA

[42] ایل ایس ایم میں سوتی دھاگہ اور کپڑا مشترکہ طور پر ٹیکسٹائل گروپ کے کل وزن کا 89 فیصد بنتا ہے۔

[43] فنانس بل مالی سال 25ء میں حکومت نے ملکی ٹیکسٹائل خام مال پر 18 فیصد سیلز ٹیکس عائد کیا، جبکہ بیرونی خام مال کو استثنیٰ دیا گیا، جو ملکی کپاس کی پیداوار میں کمی کے علاوہ منفی عنصر تھا۔

[44] پاکستان اقتصادی سروے–25-2024ء۔

سکتا ہے (**باب 5**)۔[45] مزید برآں، کم اہم ادویات کی قیمتوں کی ڈی ریگولیشن کا نتیجہ بھی سرمایہ کاری میں اضافے اور متبادل ادویات کی مارکیٹ، بشمول نیوٹراسوٹیکلز (غذائی سپلیمنٹ) اور تھراپیوٹک اجزا میں توسیع کی صورت میں برآمد ہوا ہے۔[46]

کے ایکو سسٹم کی فراہمی میں اضافہ ہو رہا ہے جسے مالیاتی ترغیبات، ٹیکس ریلیف اور کم ٹیرف سے تقویت ملی ہے۔[47] اس کی عکاسی مالی سال 25ء کے دوران دو تین وہیلرز برقی گاڑیوں کی پیداوار میں اضافے سے ہوتی ہے۔

شکل 2.14: انٹرنیٹ اور موبائل بینکاری ٹرانزیکشنوں کا حجم

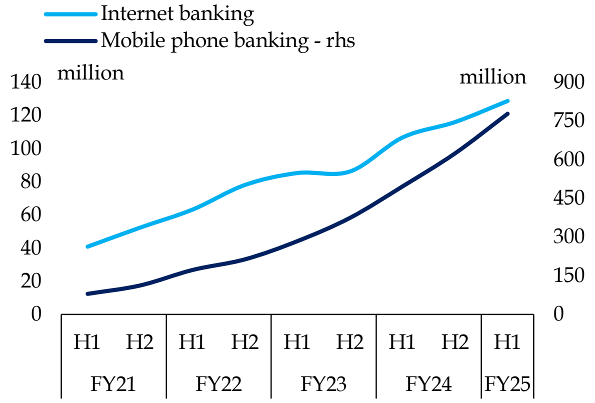

Source: SBP

شکل 2.15: روزگار کے ماہانہ رجحانات: پنجاب

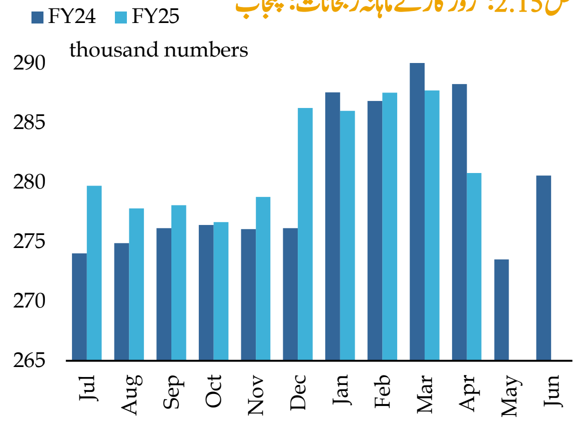

Source: BoS, Punjab

گاڑیاں

مالی سال 25ء کے دوران گاڑیوں کی پیداوار میں بحالی ہوئی، جبکہ گذشتہ برس اس میں نمایاں کمی دیکھنے میں آئی تھی۔ یہ نمو وسیع البنیاد تھی، کیونکہ ٹریکٹروں کے علاوہ تمام زمروں کی پیداوار میں اضافہ دیکھا گیا (**شکل 2.12**)۔ متعدد عوامل سے گاڑیوں کی پیداوار کی بحالی کو سال کے دوران تقویت ملی جن میں کلی معاشی حالات، گرتی ہوئی مہنگائی، کم شرحِ سود، صارفین کے احساسات میں بہتری، مستحکم شرحِ مبادلہ اور درآمدی اجزا کی دستیابی میں اضافہ شامل ہیں۔

گاڑیوں کی بڑھتی ہوئی ملکی طلب نے بھی ہائی برڈ / الیکٹرک گاڑیوں کے جز میں نئے فریقوں کو متوجہ کیا ہے جن میں سے بیشتر کا تعلق چین سے ہے، اور یہ گاڑیاں combustion انجن کا ماحول دوست متبادل ہیں۔ پاکستان میں الیکٹرک گاڑیوں

مالی سال 25ء کے دوران دو وہیلرز کی مینوفیکچرنگ میں اضافہ ہوا، جبکہ مالی سال 22ء کے بعد سے اس میں کمی کا رجحان تھا۔ یہ اضافہ بینکوں کی جانب سے فنانسنگ کی کم لاگت اور آسان اقساط پر منصوبوں کی پیشکش کے حالات میں کم اور درمیانی آمدنی کے صارفین دونوں کی جانب سے طلب کی بحالی کو ظاہر کرتا ہے۔ دوسری جانب، ٹریکٹروں کی پیداوار میں کمی کی وجوہات میں فارم آمدنی میں کمی اور سیلز ٹیکس میں اضافہ شامل ہیں۔

تعمیرات سے منسلک صنعتیں

سیمنٹ اور فولاد کی پیداوار میں کمی کا بڑا سبب طلب کا گھٹنا تھا۔ تاہم، ماہانہ ڈیٹا سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 25ء کے آخری دو مہینوں میں سیمنٹ اور فولاد کی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے، جو مالی سال 25ء کی چوتھی سہ ماہی میں صوبوں کے بلند ترقیاتی

[45] مالی سال 25ء کے دوران ادویات کی برآمدات میں اضافے کی وجہ غیر ضروری اشیاء کی ادویات کی قیمتوں کو ڈی ریگولیٹ کرنے کا حکومتی فیصلہ ہو سکتی ہے، جس سے سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی ہوئی، جدت کو فروغ ملا اور کمپنیاں مسابقتی قیمتیں متعین کرنے کے قابل ہو سکیں- PACRA فارماسیوٹیکلز رپورٹ جولائی، 2025ء۔

[46] ماخذ: ایس آئی ایف سی (https://www.sifc.gov.pk/)۔

[47] اب تک، 57 مینوفیکچررز کو آٹو انڈسٹری ڈویلپمنٹ اور ایکسپورٹ پالیسی 2021ء تا 2026ء کے تحت لائسنس دیے جا چکے ہیں۔ جولائی تا مارچ مالی سال 25ء کے دوران 13 نئے مینوفیکچرنگ سرٹیفکیٹ جاری کیے گئے اور الیکٹرک دو تین پہیوں والی گاڑیوں کی پیداوار 32,923 یونٹس تک پہنچ گئی ہے۔ پاکستان کا اقتصادی سروے 25-2024ء۔

جدول 2.14: خدمات کا شعبہ

نمو فیصد میں؛ حصہ فیصدی درجے میں

	م س24ءن					م س25ءع					حصہ	
	سہ1	سہ2	سہ3	سہ4	سال	سہ1	سہ2	سہ3	سہ4	سال	م س24ء	م س25ء
خدمات کا شعبہ	**2.5**	**1.2**	**1.8**	**3.6**	**2.3**	**2.4**	**2.5**	**3.5**	**3.7**	**3.0**	**2.3**	**3.0**
تھوک اور خردہ تجارت	3.4	2.6	2.7	4.7	3.3	0.7	-1.2	0.4	2.1	0.5	1.0	0.1
ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ کاری	3.7	1.0	1.3	0.6	1.6	1.9	2.1	1.6	4.1	2.4	0.3	0.4
رہائش اور غذائی خدمات	4.0	4.0	4.1	4.3	4.1	4.6	4.5	4.0	3.1	4.1	0.1	0.1
اطلاعات اور مواصلات	8.1	0.2	-1.4	10.7	4.3	2.5	4.6	13.8	3.1	5.9	0.2	0.3
مالیات اور بیمہ کی سرگرمیاں	-14.5	-19.5	-9.3	-6.7	-12.7	-4.6	7.2	6.8	6.8	3.9	-0.4	0.1
رئیل اسٹیٹ سرگرمیاں	3.6	3.6	3.7	4.0	3.7	4.3	4.2	3.7	2.9	3.8	0.4	0.4
عمومی حکومت	-9.7	-10.2	-7.4	0.0	-7.0	4.4	9.0	13.4	12.9	9.9	-0.5	0.7
تعلیم	9.8	10.0	10.3	10.2	10.1	4.5	4.3	4.0	3.7	4.1	0.5	0.2
انسانی صحت اور سماجی کام کی سرگرمیاں	4.3	2.9	3.0	3.2	3.3	4.0	4.4	3.4	2.5	3.6	0.1	0.1
دیگر نجی خدمات	3.8	3.8	3.3	3.6	3.6	3.7	3.7	3.5	3.0	3.5	0.5	0.5

ن: نظر ثانی شدہ؛ ع، عبوری۔

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

اخراجات سے ہم آہنگ ہے۔ مالی سال 25ء میں سیمنٹ کی کمزور طلب کا سبب کمزور نجی تعمیراتی سرگرمی تھی، جسے پراپرٹی لین دین پر ٹیکسوں میں اضافے اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کے نفاذ کے بعد سیمنٹ کی بلند قیمتوں نے متاثر کیا۔[48] تاہم، سیمنٹ کی برآمدات میں اضافے سے اس کی ملکی ترسیلات میں کمی کے اثرات کسی حد تک زائل ہوگئے (**شکل 2.13**)۔ فولاد کی پیداوار میں کمی کا سبب تعمیرات، ملکی سازو سامان، برقی آلات اور بھاری مشینری کی کم طلب تھی۔ مزید برآں، چین سے سستے متبادل کی دستیابی نے بھی چپٹے فولاد کی مقامی پیداوار کو متاثر کیا۔[49]

ماضی میں ان صنعتوں نے حکومت کی ایمنسٹی اسکیموں سے بہت فائدہ اٹھایا ہے جبکہ اس کے ساتھ تعمیراتی خام مال پر ٹیکسوں اور ڈیوٹیوں میں کمی اور رعایتی قرضوں کی فراہمی شامل ہے۔[50] تاہم، حالیہ برسوں میں ایسے ترغیباتی اقدامات کو مالیاتی یکجائی کی کوششوں کے حصے کے طور پر واپس لے لیا گیا۔

دیگر صنعتیں

مالی سال 25ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے ذیلی شعبوں خصوصاً کیمیکلز اور الیکٹرونکس کی پیداوار میں کمی آئی۔ کیمیکلز میں دیگر کیمیکلز کی پیداوار گر گئی، جبکہ کھاد کی پیداوار میں صرف معمولی سا اضافہ ہوا جو زراعت میں کمزور نمو سے ہم آہنگ ہے۔

کاسٹک سوڈا، صابن، ڈٹرجینٹس، پینٹس وغیرہ جیسے کیمیکلز کی پیداوار میں کمی واقع ہوئی جس سے پلاسٹک، پیکیجنگ اور تعمیرات جیسی دیگر صنعتوں میں کمزور طلب کی عکاسی ہوتی ہے۔[51] اسی طرح، گھریلو برقی آلات، علاوہ پنکھوں اور ایئرکنڈیشنرز کے، کی پیداوار میں کمی درج کی گئی جس کا اہم سبب خصوصاً دیہی آمدنی میں کمی کے باعث

[48] بجٹ 25-2024ء۔ ماخذ: وزارت خزانہ۔

[49] ماخذ: نیشنل ٹیرف کمیشن کی طرف سے چین سے ٹھکانے لگائے گئے گال والیوم فولادی کوائلز/چادروں پر قطعی اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹیز عائد کی گئیں: A.D.C. No. 37/2015/NTC/GC/Circum/2024 June 27, 2025

[50] ماخذ: پاکستان مالی سال 21ء کے بجٹ کا خلاصہ اور پاکستان اقتصادی سروے۔

[51] اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی معیشت کی کیفیت پر ششماہی رپورٹ 25-2024ء۔

طلب کا گھٹنا تھا۔ دیگر ذیلی شعبوں میں فرنیچر تیزی سے سکڑ گیا اور بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو پر بوجھ ثابت ہوا۔

جدول 2.15: مالیات اور بیمہ خدمات میں نمو

فیصد

	م س 24ء	م س 25ء
جدولی بینک	-10.8	5.4
غیر جدولی بینک	-0.7	-13.0
بیمہ، نو بیمہ اور پنشن	-56.4	-4.2
دیگر مالی خدمات	-25.9	-1.4
ضمنی سرگرمیاں	17.0	16.0
دیگر زری وساطت	-10.6	5.1

پاکستان دفتر شماریات

شکل 2.16: کاروباری اعتماد: روزگار کے اشاریے

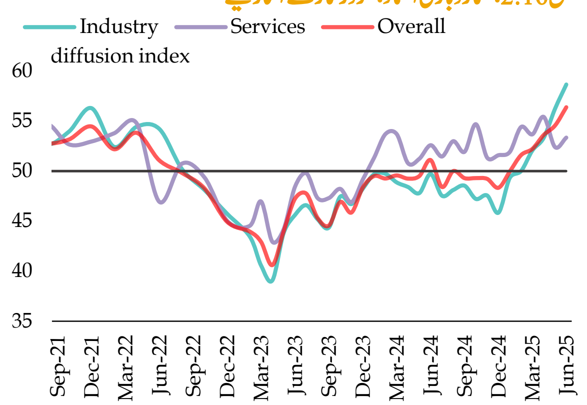

Source: SBP

2.4 خدمات

مالی سال 25ء میں خدمات کے شعبے میں 3.0 فیصد نمو ہوئی جس کا محرک عمومی حکومت، دیگر خدمات، ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ کاری، اور اطلاعات اور مواصلات جیسی ٹیکنالوجی کی خدمات کے شعبے تھے۔ تاہم، اس کے سب سے بڑے ذیلی شعبے تھوک اور خردہ تجارت میں کمزور نمو ہوئی جو اہم فصلوں اور ایل ایس ایم کی پیداوار میں کمی سے ہم آہنگ ہے (**جدول 2.14**)۔

مالی سال 25ء کے دوران عمومی حکومتی خدمات میں قابل ذکر بحالی کے ساتھ 9.9

جدول 2.16: ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ کاری خدمات میں نمو

فیصد

	م س 24ء	م س 25ء
ریلوے	10.8	-0.3
آبی ٹرانسپورٹ	0.6	9.4
فضائی ٹرانسپورٹ	12.6	9.3
روڈ ٹرانسپورٹ	1.2	2.1
پوسٹل خدمات	-18.6	-6.2
پائپ لائن ٹرانسپورٹ	-9.0	-14.9
ذخیرہ کاری	3.3	0.5

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

فیصد توسیع ہوئی، جبکہ مالی سال 24ء میں 7.0 فیصد سکڑاؤ درج کیا گیا تھا۔ اس کا اہم سبب حکومت کی جانب سے سرکاری انتظامیہ اور سماجی تحفظ پر حکومتی اخراجات میں اضافہ تھا۔[52] مزید برآں، مہنگائی میں کمی اور متعلقہ تفریط کنندگان (deflators) مالی سال 25ء میں حقیقی اخراجات میں گذشتہ برس کی نسبت اضافے پر منتج ہوئے۔

مالی سال 25ء میں مالیات اور بیمہ کی خدمات میں بھی بحالی ہوئی، جبکہ گذشتہ برس سکڑاؤ درج کیا گیا تھا (**جدول 2.15**)۔ اس بحالی کا اہم محرک بینکوں کی مالی وساطت میں بہتری تھی، جسے مہنگائی میں نمایاں کمی اور سود کی کم شرحوں سے فائدہ پہنچا۔

اطلاعات اور مواصلات کی خدمات میں بھی مالی سال 25ء کے دوران اضافے کا رجحان جاری رہا۔ یہ کمپیوٹر پروگرامنگ اور مشاورتی خدمات میں مضبوط نمو کا نتیجہ تھا، جبکہ اسے اہم تحریک آئی سی ٹی برآمدات میں مستحکم اضافے سے ملی، جو مالی سال 25ء کے دوران 18.6 فیصد تک بڑھ گئیں (**باب 5**)۔[53] مزید برآں، انٹرنیٹ اور موبائل بینکاری لین دین میں مسلسل اضافہ معیشت میں بڑھتی ہوئی ڈیجیٹلائزیشن کا عکاس ہے (**شکل 2.14**)۔ آخر جون 2025ء تک پاکستان میں ٹیلی

[52] بجٹ کا خلاصہ، مالی سال 26-2025ء؛ ماخذ: وزارت خزانہ۔

[53] مالی سال 25ء میں آئی سی ٹی برآمدات میں سافٹ ویئر مشاورتی خدمات اور دیگر کمپیوٹر خدمات میں بالترتیب 27.2 فیصد اور 34.4 فیصد اضافہ ہوا (ماخذ: بینک دولت پاکستان)۔

شکل 2.17الف: اخبارات میں ملازمتوں کے اشتہارات میں نمو*

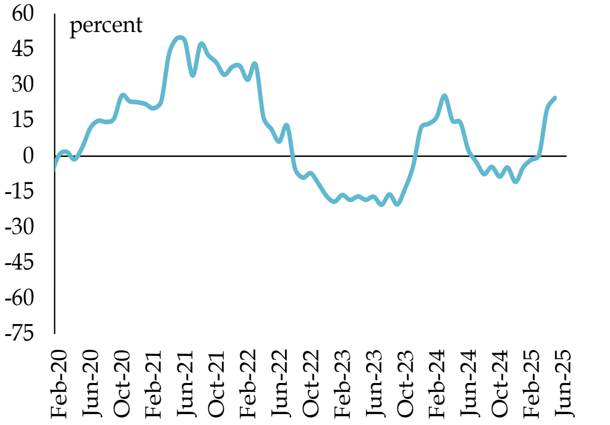

*6-month moving average

Sources: SBP

شکل 2.17ب: آن لائن جاب پوسٹنگ**

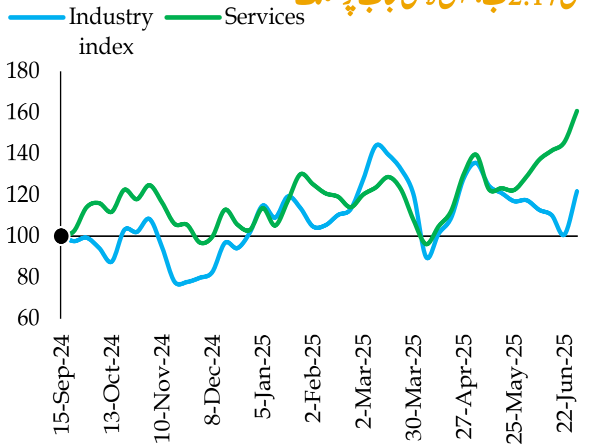

**4-week moving averages

کام سبسکرپشن کی تعداد بڑھ کر 200 ملین[54] تک پہنچ گئی، جس میں براڈبینڈ کے 150 ملین استعمال کنندگان بھی شامل ہیں۔

مالی سال 25ء کے دوران ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ کاری کی خدمات کے قدرِ اضافی کے بڑھنے کی رفتار بھی تیز رہی، جس کا اہم سبب آبی، فضائی اور روڈ ٹرانسپورٹ کی بہتر کارکردگی تھی (**جدول 2.16**)۔ میری ٹائم ٹرانسپورٹ کو درآمدات اور برآمدات کے حجم میں اضافے اور کسٹمز کی جانب سے پاکستان سنگل ونڈو اور فیس لیس جانچ پڑتال کا نظام شروع کرنے سے فائدہ پہنچا۔[55] اس اقدام سے بندرگاہوں پر کارگو کی فوری کلیئرنس اور آپریشنز کو مؤثر بنانے میں مدد ملی،[56] نتیجتاً، بندرگاہ پر زیادہ ٹریفک اور تجارتی حجم کو ہینڈل کیا گیا۔ اسی طرح، فضائی ٹرانسپورٹ میں آپریشنل کوریج خصوصاً یورپی روٹس کے دوبارہ آغاز اور پی آئی اے کی انٹرلائن شراکت داریوں میں توسیع کے باعث قابل ذکر نمو دیکھی گئی۔[57] اس جز میں سب سے بڑا حصہ رکھنے والے روڈ ٹرانسپورٹ میں بھی معتدل نمو ہوئی۔

ریئل اسٹیٹ سرگرمیوں اور دیگر نجی خدمات جیسی دیگر خدمات نے اپنی نمو کی رفتار کو برقرار رکھا۔ تھوک اور خردہ تجارت میں صرف 0.5 فیصد نمو ہوئی، جو بڑی حد تک زراعت اور ایل ایس ایم کی کمزور کارکردگی کی عکاسی کرتی ہے، تاہم درآمدی حجم نے اس میں مثبت حصہ ڈالا۔[58]

مالی سال 25ء میں رہائش اور غذائی خدمات میں 4.1 فیصد نمو ہوئی۔ اس ذیلی شعبے کا حصہ قدرے کم ہے، جو خدمات کے شعبے میں قدرِ اضافی کا 2.6 فیصد اور جی ڈی پی کا 1.5 فیصد بنتا ہے، تاہم اس میں سرمایہ کاری کو متوجہ کرنے اور ملک میں سیاحت کو

[54] ماخذ: پریس ریلیز جون 2025، پی ٹی اے۔ https://www.pta.gov.pk/category/pta-celebrates-landmark-achievement:-pakistan-surpasses-200-million-telecom-subscribers-1561058794-2025-06-20

[55] ماخذ: پریس ریلیز، جنوری 2025، ایف بی آر۔ https://www.fbr.gov.pk/pr/pakistan-customs-achieves-significant-success/174194

[56] مالی سال 25ء کے دوران مجموعی کارگو ہینڈلنگ میں 4.5 فیصد اضافہ ہوا۔ بحری جہازوں کی آمدورفت میں تقریباً 11 فیصد اضافہ ہوا، بندرگاہ پر مجموعی طور پر 1,943 جہازوں کی ہینڈلنگ ہوئی، جس میں 1,093 کنٹینر جہاز، 218 بلک کیریئرز، اور 452 مائع بلک ٹینکرز شامل ہیں۔ ماخذ: کراچی پورٹ ٹرسٹ۔

[57] پی آئی اے نے ایئر فرانس کے ایل ایم، ایئر نیوزی لینڈ، Avelo air، Allegiant Air، اور الاسکا ایئر سمیت کئی بین الاقوامی فضائی مسافر کمپنیوں کے ساتھ خصوصی پروریٹ معاہدے کیے، جس سے اسے اپنے نیٹ ورک کو یورپ، شمالی امریکہ، نیوزی لینڈ اور ایشیاتک توسیع دینے کا موقع ملا۔ ماخذ: پاکستان اقتصادی سروے 2025-2024ء۔ مزید برآں، منقولی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ جنوری 2025ء میں یورپی یونین کی حفاظتی پابندی ہٹادی گئی تھی۔

[58] مالی سال 25ء میں درآمدات بڑھ کر 58.4 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ گئیں، جبکہ درآمدات کی مقدار میں 23.1 فیصد اضافہ ہوا۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔

شکل 2.18: خدمات کے شعبے کی اجرتیں

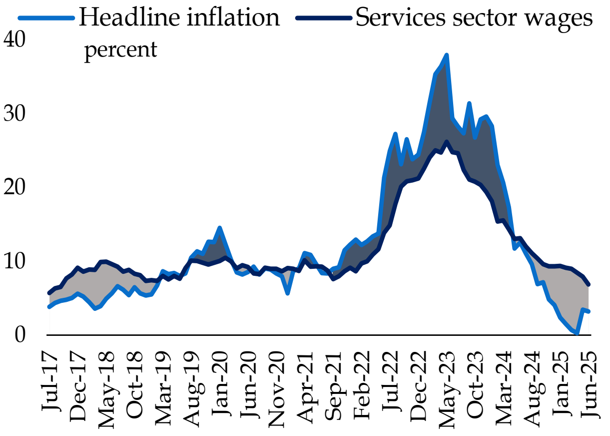

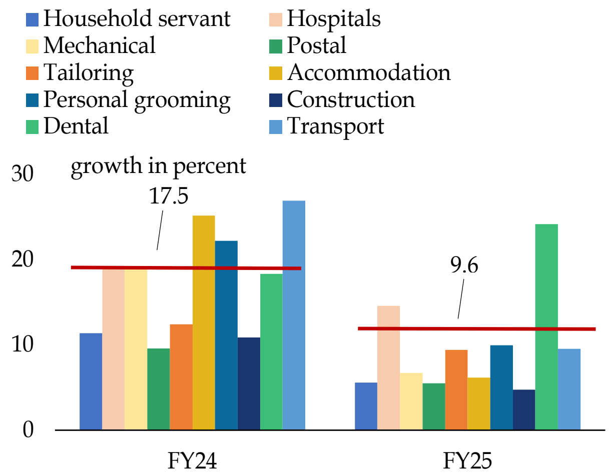

Source: PBS

مضبوط ترقی دے کر روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے وسیع امکانات موجود ہیں (**باکس 2.3**)۔

2.5 افرادی قوت کی مارکیٹ

افرادی قوت کی مارکیٹ کے اظہاریے صنعتی روزگار میں معمولی اضافہ ظاہر کرتے ہیں (**شکل 2.15**)۔ صوبائی ڈیٹا سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا اپریل مالی سال 25ء کے دوران پنجاب کے روزگار میں 0.5 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی

شکل 2.19: تخمینِ شدہ آمدنی میں اضافہ اور مہنگائی

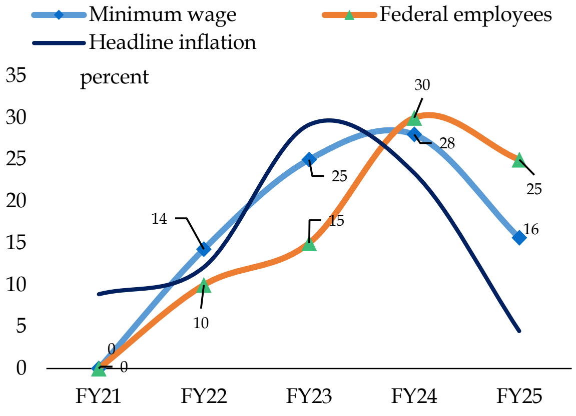

Sources: MoF and PBS

مدت میں کمی واقع ہوئی تھی۔ بھرتی میں اضافہ غذا، ڈرنکس اور تمباکو گروپ میں مرتکز رہا، جسے مشروبات کی صنعت میں خاصے روزگار کی فراہمی سے تقویت ملی۔

اسی طرح، انجینئرنگ مصنوعات کے روزگار میں معتدل بحالی ہوئی، جسے ایئرکنڈیشنروں اور پنکھوں کی پیداوار میں اضافے سے تقویت ملی۔ مزید برآں، ٹیکسٹائل کی پیداوار اور برآمدات میں بہتری کے باعث اس شعبے میں روزگار کی تخلیق میں کم بگاڑ دیکھا گیا۔

مزید برآں، ملازمتوں کی تخلیق کے بارے میں مجموعی کاروباری احساسات بھی مالی سال 25ء میں مثبت ہو گئے، اور مالی سال کی دوسری ششماہی کے دوران اس میں قابلِ ذکر بہتری دیکھی گئی (**شکل 2.16**)۔ خدمات کے شعبے میں روزگار کے احساسات پورے سال مسلسل پُرامیدی (50 سے زائد) کے عکاس تھے۔ اسی طرح، حالیہ مہینوں میں صنعتی شعبے کے احساسات میں خاصی بحالی ہوئی ہے اور فروری 2025ء سے یہ پُرامیدی کے نشان (یعنی 50) سے تجاوز کر گئی۔

اسی طرح، مالی سال 25ء میں خصوصاً چوتھی سہ ماہی کے دوران جاب پوسٹنگز (آن لائن اور اخبارات) میں بھی بہتری دیکھی گئی (**شکل 2.17 الف اور 2.17ب**)، جو ایل ایس ایم اور روزگار کے احساسات میں اضافے سے ہم آہنگ ہے (**باکس 4 میں دیکھیے زری پالیسی رپورٹ، اگست 2025ء**)۔ آن لائن جاب پوسٹنگ ڈیٹا، جو صنعت اور خدمات کے لیے بھی دستیاب ہے، ظاہر کرتا ہے کہ یہ بہتری بڑی حد تک خدمات کے شعبے کی بدولت ممکن ہوئی۔ بحیثیت مجموعی یہ اظہاریے افرادی قوت کی طلب میں بتدریج اضافے کو ظاہر کرتی ہے۔

اگرچہ مالی سال 25ء کے دوران اجرتوں میں (صارف اشاریہ قیمت ڈیٹا کی بنیاد پر) نمو معتدل رہی، تاہم یہ عمومی مہنگائی کے مقابلے میں خاصی بلند تھی (**شکل 2.18**)۔ ڈاکٹروں اور نرسوں خصوصاً دانتوں کی دیکھ بھال کے معاوضے میں اس مدت کے دوران اضافہ دیکھا گیا۔ اس کے مقابلے میں رہائش، ٹرانسپورٹ اور ذاتی آرائش کے اجزا میں اجرتوں کی نمو سست رہی، جبکہ میکانکی خدمات اور تعمیرات کے شعبے میں بھی اجرتوں کی نمو سست رہی۔

نامیہ اجرتوں اور تنخواہوں میں پائیدار نمو کے ساتھ مہنگائی میں خاصی کمی کے باعث مالی سال 25ء کے دوران حقیقی آمدنی کی نمو میں بہتری آگئی (**شکل 2.19**)۔ گھرانوں کی حقیقی قوتِ خرید میں بہتری کے باوجود کمزور معاشی نمو اور روزگار کے محدود مواقع ملک میں غربت کو کم کرنے کے حوالے سے ایک اہم چیلنج ہے۔[59]

باکس 2.1 موسمیاتی دباؤ اور علاقائی بے یقینی کے حالات میں آبپاشی کے پانی کا انتظام

پاکستان میں آبپاشی کے نظام کا دنیا کے سب سے بڑے مربوط نہری نیٹ ورک سندھ طاس آبپاشی نظام (آئی بی آئی ایس) سے گہرا ربط ہے۔ پاکستان میں تقریباً 90 فیصد غذائی پیداوار کا دارومدار دریائے سندھ اور اس کی شاخوں (جنجوعہ اور دیگر 2021ء) پر ہے، جو اسے لائف لائن بنانے کے ساتھ کمزوری کا ایک پہلو بھی اجاگر کرتا ہے۔ تاہم، پانی کی قلت، نہروں کے غیر مؤثر آپریشنز، ماحولیاتی تبدیلی، اور جغرافیائی و سیاسی بے یقینی، طویل مدتی زرعی پائیداری اور غذائی سلامتی کے متعلق خدشات کے باعث سندھ طاس آبپاشی نظام (آئی بی آئی ایس) پر دباؤ بڑھتا جارہا ہے۔

شکل 2.1.1: پانی کے فی کس وسائل اور آبادی

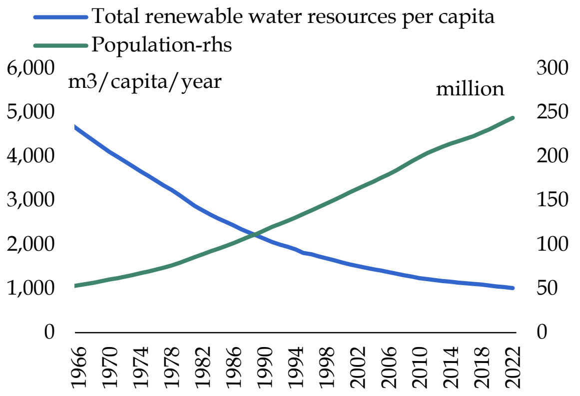

Sources: FAO and WB

سندھ طاس آبپاشی نظام کے نقائص: سندھ طاس آبپاشی نظام کا بیشتر انفراسٹرکچر نوآبادیاتی دور میں تعمیر کیا گیا تھا جو پرانا ہو چکا ہے اور اس کی جدت طرازی اور بحالی کی شدید ضرورت ہے۔ ریت اور مٹی سے بھری ہوئی نہریں، نہروں کی فرسودہ دیواریں، اور خراب دیکھ بھال جیسے انفراسٹرکچر میں بگاڑ کا نتیجہ پانی کے رساؤ کے باعث بلند نقصانات اور سیم و تھور کے شدت اختیار کرنے کی صورت میں نکلتا ہے (عالمی بینک، 2019ء)۔ اس نظام میں پانی کی فراہمی کی کارکردگی صرف 36 فیصد ہے، جس کا مطلب ہے کہ سطح پر موجود پانی کا ایک بڑا حصہ نہر کے ہیڈ اور فصلوں کی افرائش کے علاقے کے درمیان ضائع ہو جاتا ہے (قریشی، 2020ء)۔ مزید برآں، پانی کی تقسیم کا نظام (وارابندی)[60] مختص کارکردگی میں رکاوٹ بنتا ہے، کیونکہ یہ جب بھی ضرورت پڑے نظام کی گنجائش کے مطابق پانی دیتا ہے، جو بیشتر اوقات فصل کو درکار پانی کی ضروریات اور فراہمی سے مطابقت نہیں رکھتا (عالمی بینک، 2019ء)۔ مزید برآں، نہری پانی کی کم قیمت سے گنے اور چاول جیسی پانی جذب کرنے والی فصلیں کاشت کرنے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے، لیکن پانی کی مؤثر حکمت عملیوں کو اختیار کرنے کی ترغیب اس میں موجود نہیں (مقبول، 2022ء)۔

پانی کی دستیابی: فی کس مجموعی قابل تجدید پانی کے ذرائع تیزی سے کمی کے ساتھ 1967ء کے 4,469.8 مکعب میٹر سے گر کر 2022ء میں 1,012.7 مکعب میٹر رہ گئے ہیں، جو 1,700 مکعب میٹرز[61] کی پانی کے دباؤ کی حد سے کافی کم ہے۔ صورت حال آبادی میں تیزی سے اضافے کے باعث مزید سنگین ہو چکی ہے (**شکل 2.1.1**)۔ مزید برآں، ملک میں پانی کے دباؤ کی سطح 2022ء میں 110 فیصد تھی جس سے ناپائیدار استعمال کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اس میں بڑا حصہ زراعت کے شعبے کا ہے، جس کے بعد میونسپل اور صنعتی شعبوں کا نمبر آتا ہے۔[62] پانی کی کم ہوتی ہوئی فی کس دستیابی کے مشترکہ اثرات اور اضافی پانی حاصل کرنے کا مطلب ہے کہ آئی بی آئی ایس کو سکڑتے ہوئے وسائل کے باوجود پانی کی مناسب فراہمی کے شدید دباؤ کا سامنا ہے، جس کا نتیجہ پانی نکالنے کے لیے زیادہ کھدائی اور زیر زمین پانی میں کمی کی صورت میں نکلتا ہے۔

[59] ماخذ: پاکستان اقتصادی سروے 25-2024ء۔

[60] نہری پانی کی تقسیم کا گردشی نظام جو کاشت کاروں کو پہلے سے طے شدہ نظام الاوقات کی بنیاد پر مخصوص سال، دن اور زمین کے رقبے کے مطابق میعادی لحاظ سے پانی فراہمی کرتا ہے۔ ماخذ: ساجد اور دیگر، 2024ء۔

[61] ماخذ: فالکن مارک واٹر اسٹریس انڈیکیٹر۔

[62] زراعت، میونسپل، صنعتی شعبوں کا حصہ بالترتیب 103.4، 5.8 اور 0.84 فیصد تھا۔ ماخذ: ایف اے او 2021ء۔ AQUAST (https://data.apps.fao.org/aquastat)۔

ماحولیاتی تبدیلی: آئی بی آئی ایس کا زیادہ انحصار گلیشیئروں کے پانی پر ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ ماحولیاتی تبدیلی اور گلیشیئروں کے کم ہوتے حجم کے باعث اس کی کمزوری کی سطح بلند ہے (وان اور دیگر 2025ء)۔ ماحولیاتی تبدیلی نے پانی کی دستیابی اور آبپاشی کے روایتی چکروں کو متاثر کیا ہے۔ بڑھتے ہوئے درجہ حرارت نے عمل تبخیر کی شرح[63] میں اضافہ کر دیا ہے جس سے زمین پر محفوظ پانی کی سطح کم ہو جاتی ہے، جبکہ بارشوں کے بے ترتیب رجحانات نے بوائی اور کٹائی کے نظام الاوقات کو بدل دیا ہے۔ یہ اثرات بنجر اور نیم بنجر علاقوں میں زیادہ نمایاں ہیں، جہاں نہری پانی ہی آبپاشی کا واحد قابل بھروسہ ذریعہ ہے۔ اس کے ساتھ شدید بارشوں اور گلیشیئروں کا پگھلنا معمول بنتا جا رہا ہے، تاہم پاکستان کے پاس اس پانی کو مؤثر انداز میں ذخیرہ یا استعمال کرنے کے لیے انفراسٹرکچر موجود نہیں ہے۔ پاکستان کی پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش صرف 30 دن ہے، جبکہ اس کے مقابلے میں مصر میں یہ گنجائش 1,000 دن، امریکہ میں 900 دن اور بھارت میں 220 دنوں پر مشتمل ہے (لاڈو اور جے بھائے 2025ء)۔ نتیجتاً، یہ پانی بالآخر سمندر میں گر کر ضائع ہو جاتا ہے۔ ایک تخمینے سے پتہ چلتا ہے کہ جون تا اگست کے دوران مغربی دریاؤں کے سالانہ بہاؤ کا دو تہائی سے زائد سمندر میں جا گرتا ہے، جبکہ اس کی ضرورت پورے سال رہتی ہے (ایف اے او، 2021ء)۔

جغرافیائی اور سیاسی بے یقینی: حالیہ جغرافیائی اور سیاسی کشیدگی نے پاکستان میں آبپاشی کے پہلے سے نازک نظام کے متعلق بے یقینی کی ایک اور سطح کا اضافہ کر دیا ہے۔ 2025ء میں بھارت نے یکطرفہ طور پر سندھ طاس معاہدے میں شرکت کو معطل کر دیا۔ یہ معاہدہ 1960ء میں عالمی بینک کی ثالثی میں طے پایا تھا۔ معاہدے میں تین مغربی دریا (سندھ، چناب اور جہلم) پاکستان کو مختص کیے گئے ہیں، جبکہ بھارت کو آبی بجلی اور آبپاشی کے لیے محدود استعمال کی اجازت دی گئی ہے۔[64] اس صورت حال کا نتیجہ بوائی کے چکروں میں تعطل اور قلیل مدت میں آبپاشی کے متعلق بے یقینی کی بلند سطح کی صورت میں نکلتا ہے۔ جبکہ طویل مدت میں یہ پانی اور غذائی سلامتی کے لیے خطرہ بن سکتا ہے، جس سے پانی کے انتظام اور انفراسٹرکچر میں ہنگامی اصلاحات کی ضرورت اجاگر ہوتی ہے۔

مذکورہ چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے ایک مربوط پالیسی ردعمل درکار ہے۔ آبپاشی کے نظاموں کی جدت طرازی، بحالی اور دیکھ بھال پانی کی فراہمی بڑھانے اور اس کے انتظام کے لیے کلیدی حیثیت رکھتی ہیں (ایف اے او، 2021ء)۔ ٹیکنالوجی کے استعمال کو فروغ دینا بنیادی اہمیت رکھتا ہے، اور کاشت کاروں کی بھی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے کہ وہ ڈرپ اور چھڑکاؤ کے نظام پر مبنی آبپاشی کے مستعد طریقوں کو اختیار کریں (لاڈو اور جے بھائے 2025ء)۔ تاہم، کم قیمت کے باعث ایسی ٹیکنالوجیوں اور پائیدار طریقوں کو اختیار کرنے کی بہت کم ترغیب ملتی ہے۔ سندھ طاس آبپاشی کے نظام پر دباؤ کم کرنے کے لیے قیمتوں کی اصلاحات بے حد ضروری ہیں۔ پانی کے قومی استعمال میں آبپاشی کا حصہ تقریباً 93 فیصد بنتا ہے، لیکن آبیانہ کے ذریعے آپریشن اور دیکھ بھال کی لاگتوں کے تقریباً نصف حصے کی وصولی ہوتی ہے، جس سے نہروں کو اچھی حالت میں رکھنے کے لیے ترغیبات اور فنڈنگ کمزور ہو جاتی ہے (آصف خان، 2007ء)۔ اس لیے پانی کا ٹیرف اتنا مقرر کیا جائے جس سے مکمل لاگتوں کی بازیابی ہو سکے، اور زرِ اعانت کے کچھ حصے کا رخ ماحول دوست زراعت اور پانی کے انتظام کی طرف موڑنا چاہیے، جبکہ آبیانہ کو ترقی پسند انداز میں بڑھایا جا رہا ہے تاکہ یہ کم از کم آپریشن اور دیکھ بھال کی لاگت پوری کر سکے، اور اسے وصولی اور خدمات کے معیار میں بہتری کے ساتھ اصل استعمال سے مضبوطی کے ساتھ منسلک کیا جا سکے (ایف اے او، 2021ء؛ پی آئی پی ایس، 2024ء)۔

بارش کے پانی سے استفادہ اور زیرِ زمین پانی کی سطح دوبارہ بلند کرنے کا شمار دیگر اہم لیکن کم استعمال ہونے والی حکمت عملیوں میں کیا جاتا ہے۔ اگر انہیں بروئے کار لایا جائے تو اس سے آبپاشی کی رسد کو بہتر بنانے اور خشک موسم کے دوران نہروں پر دباؤ کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ چونکہ پاکستان کا اہم ترین چیلنج سال بہ سال تبدیلیوں کے بجائے سال کے دوران موسم کی تغیر پذیری ہے، اس لیے پانی کے موسمی تحفظ کو ترجیح دینی چاہیے، جس کا مطلب ہے مون سون کی شدید بارشوں میں پانی جمع کر کے اسے بعد میں جاری کیا جائے، اور صرف میگا ڈیموں پر انحصار کرنے کے بجائے چھوٹے / درمیانے درجے کے ڈیموں کے نیٹ ورک پر انحصار کیا جائے (عالمی بینک، 2017ء)۔ صرف تقریباً 12.5 ملین ایکڑ فٹ (دریائے سندھ میں پانی کے سالانہ بہاؤ کا تقریباً 13 فیصد) ذخیرہ کرنے کی صلاحیت اور 30 دنوں کی قومی گنجائش[65] کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان کو بڑے، کثیر مقاصد کے حامل ڈیم تعمیر کرنے کی ضرورت ہے تاکہ قحط سے بچاؤ، آبی بجلی اور سیلاب کو قابو میں رکھنے کے لیے بقیہ پانی کی اسٹوریج کی صلاحیت کو ایک سال سے زائد عرصہ تک توسیع دی جائے۔ آخر میں، سرحد پار مسائل کے باعث انہیں حل کرنے کے لیے پانی کے حقوق کے معاملے پر سفارتی کوششیں کرنے کے ساتھ ساتھ دریا کے پانی پر انحصار کو کم کرنے کے لیے پانی کو محفوظ رکھنے کی ٹیکنالوجیوں میں سرمایہ کاری کی جائے۔

(یہ باکس تحریر کرنے میں رمیصاء بتول خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے)۔

حوالہ جات

i- ایف اے او (2021ء) پاکستان میں پانی کی دستیابی، استعمال اور چیلنجز: سندھ طاس میں پانی کے شعبے کے چیلنجز اور موسمیاتی تبدیلی کے اثرات۔

---

[63] عمل تبخیر کی شرح ایسی شرح ہوتی ہے جس پر پانی سطح سے ضائع ہوتا ہے—زمین اور پودوں سمیت دیگر سطحوں سے—بخارات بننے اور ان کے اخراج کی وجہ سے۔ موسمیاتی تبدیلیوں نے عمل تبخیر کی شرح کو تیز کر دیا ہے جس کے نتیجے میں پانی کا تیزی سے نقصان ہو رہا ہے۔

[64] ماخذ: سندھ طاس معاہدہ 1960ء۔ (https://www.internationalwaterlaw.org/documents/regionaldocs/IndusWatersTreaty1960.pdf)

[65] ماخذ: عالمی بینک۔

ii- جنجوعہ، ایس، حسن، آئی، محمد، ایس، احمد، ایس، اور احمد، اے (2021ء)۔ پاکستان کے سندھ طاس میں پانی کا انتظام: چیلنجز اور مواقع۔ پانی کی پالیسی، 23(6)، 1329-1343۔

iii- مقبول، این (2022ء)۔ پاکستان میں پانی کا بحران: مظہر، اسباب اور آگے کا راستہ (نمبر 2022ء:60)۔ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ اکنامکس۔

iv- قریشی، اے ایس (2020ء)۔ پاکستان میں زمین پر پانی کا نظم ونسق: زبردست ترقی سے غفلت پر مبنی انتظام تک۔ پانی 12(11)، 3017۔

v- ساجد، I.، Tischbein, B., Borgemeister, C., Garcia-Vila, M., Bakhsh, A., & Flörke, M. (2024ء)۔ پاکستان میں گردشی ترسیل کے نظام الاوقات کے تحت کپاس کی آبپاشی کے نظام الاوقات کا اندازہ لگانا۔ ایکو ہائیڈرولوجی اور ہائیڈروبایولوجی، 24(3)، 710-724۔

vi- لاڈ، آر ایم، اور جے بھائے، آر جی (2025ء)۔ پاکستان میں پانی کی سیاست: اندرونی اور بیرونی محرکات۔ پانی کی پالیسی، 27(1)، 40-65۔

vii- آصف خان، ایم (2007ء)۔ پاکستان میں سطح پر پانی کی فراہمی کی قدر اور قیمت کا تعین۔ پاکستان ڈویلپمنٹ ریویو، 46(4)، 939-955۔

viii- پی آئی پی ایس (پاکستان انسٹی ٹیوٹ برائے پارلیمانی خدمات)۔ ایس جی ڈیز ڈیسک (2024ء)۔ پاکستان میں پانی کی کمی اور ضیاع۔

ix- Van den Bos, L. J., Lutz, A. F., Biemans, H., Khanal, S., & Immerzeel, W. W. (2025)۔ سندھ طاس میں خشک سالی کا پھیلاؤ اور خشک سالی کا اثر زائل کرنے میں برف اور گلیشیئر پگھلنے کی اہمیت۔ جرنل آف ہائیڈرولوجی: ریجنل اسٹڈیز، 60، 102581۔

x- ورلڈ بینک گروپ (2019ء)، پاکستان: پانی سے زیادہ فوائد کا حصول۔

xi- ورلڈ بینک (2017ء)۔ ینگ، ڈبلیو پاکستان میں پانی کے بارے میں پانچ اساطیر ورلڈ بینک بلاگز۔

باکس 2.2: پاکستان میں سرمایہ کاری اور نمو کے لیے معدنی وسائل کا فروغ

گذشتہ پچاس برسوں میں معدنی وسائل کی عالمی طلب میں اضافہ ہوا ہے، اور 2024ء تک یہ بڑھ کر 80 ارب ٹن تک پہنچ چکی ہے، جبکہ اس کے مقابلے میں 1970ء میں یہ 18 ارب ٹن تھی۔ ان وسائل کی طلب کے رجحان میں نمایاں تبدیلی آئی ہے اور یہ فوسل ایندھنوں سے دھاتی اور غیر دھاتی معدنیات پر منتقل ہو چکی ہے (**شکل 2.2.1 الف** اور **2.2.1 ب**)۔ 2060ء تک قدرتی وسائل کی عالمی طلب میں 60 فیصد اضافے کا تخمینہ لگایا گیا ہے[66]۔ مزید برآں، صرف صاف توانائی ہی گریفائٹ، لیتھیم اور کوبالٹ جیسی معدنیات کی طلب میں 2050ء تک مزید تقریباً 5 گنا اضافہ کر سکتی ہے۔[67] یونائیٹڈ نیشنز کانفرنس آن ٹریڈ اینڈ ڈویلپمنٹ (یو این سی ٹی اے ڈی) نے اس طلب کو پورا کرنے کے لیے 2022ء تا 20230ء کے دوران 360 ارب ڈالر سے 450 ارب ڈالر تک کی سرمایہ کاری کا تخمینہ لگایا ہے، جبکہ اس میں 180 تا 270 ارب ڈالر کی کمی ہو سکتی ہے۔ اس قلت میں اہم حصہ تانبے اور سفید دھات کا ہے جو بالترتیب 36 فیصد اور 16 فیصد بنتا ہے۔

جدول 2.2.1: پاکستان کے معدنی ذخائر

ذخائر ملین ٹن میں

دھاتی	ذخائر	غیر دھاتی	ذخائر	صنعتی	ذخائر
لوہا	1,427	سنگ مرمر	3,200	بیرائٹ	30
تانبا	6,100	اونکس	12	پہاڑی نمک	800
سونا/چاندی	1,656	کوئلہ	186,000	فاسفیٹ	22
مولبڈینم	137			سلیکا ریت	557
سیسہ جست	2,372			جپسم	6,000
کرومائیٹ	252				

ماخذ: ایس آئی ایف سی پاکستان

66 فوسل ایندھن میں کوئلہ، پیٹرولیم، قدرتی گیس، آئل شیل اور تار ریت شامل ہیں، جبکہ دھاتوں میں لوہا، المونیم، تانبا اور دیگر غیر آہنی دھاتیں شامل ہیں۔ غیر دھاتی معدنیات میں تعمیراتی اور صنعتی مقاصد کے لیے ریت، بجری اور مٹی شامل ہیں (ماخذ اور درجہ بندی اقوام متحدہ ماحولیاتی پروگرام (یو این ای پی) (2024ء)۔ عالمی وسائل کے امکانات 2024ء۔

67 عالمی بینک (2020ء)۔

شکل 2.2.1الف: عالمی معدنیات کو اخذ کرنا

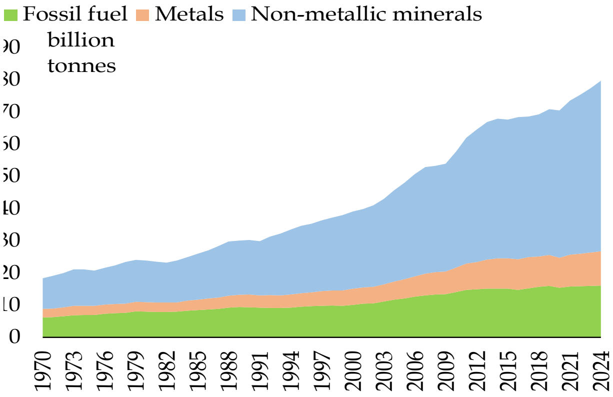

Source: Global Material Flow Database (UNEP)

شکل 2.2.1ب: عالمی معدنیات اخذ کرنے میں اہم معدنیات کا حصہ

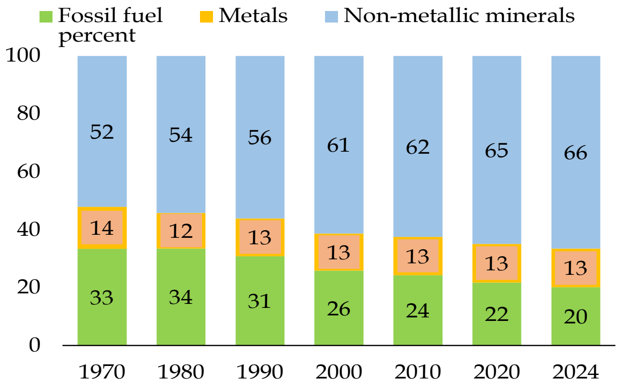

پاکستان دنیا میں کوئلے، تانبے اور نمک کے بڑے ذخائر رکھنے والے ممالک میں سے ایک ہے، جبکہ دیگر دھاتی، غیر دھاتی اور صنعتی معدنیات کے وسیع ذخائر بھی یہاں موجود ہیں (**جدول 2.2.1**)۔[68] قدرتی وسائل کی دولت بڑھتی ہوئی عالمی طلب اور سرمایہ کاری میں دلچسپی سے استفادے کے لیے پاکستان کو اس ضمن میں ایک مضبوط امیدوار بنا دیتی ہے، اور ممکنہ طور پر ملک کی معاشی نمو میں اضافے کا باعث بن سکتا ہے۔ فی الوقت، پاکستان میں کان کنی اور کوہ کنی کے شعبے کی اہم خصوصیت اس کا کم قدرِ اضافی کا حامل ہونا ہے، جس کی عکاسی اس کے صنعت اور مجموعی جی ڈی پی میں چھوٹے حصے سے ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ معدنی کرایوں اور جی ڈی پی کا تناسب بھی پست ہے اور فی کس حقیقی معدنی دولت میں کمی آ رہی ہے (**شکل 2.2.2الف اور 2.2.2ب**)۔[69]

شکل 2.2.2الف: پاکستان میں کان کنی اور کوہ کنی

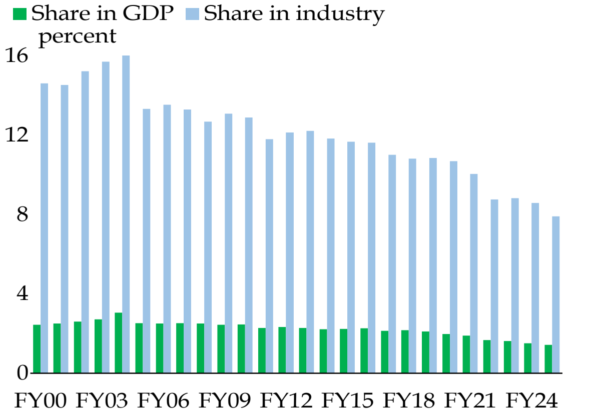

Sources: PBS and WB

شکل 2.2.2ب: پاکستان کی فی کس معدنی دولت اور پیداواری کارکردگی

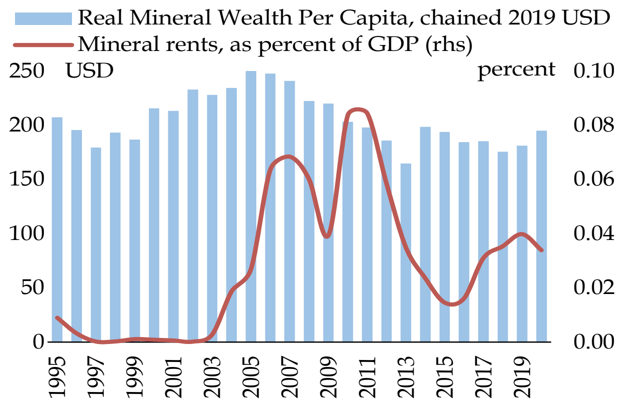

اس کمزور کارکردگی کی کئی وجوہات ہیں، جن میں سرمایہ کاری کا فقدان، پرانا انفراسٹرکچر اور دریافت اور اخذ کرنے کی پرانی ٹیکنالوجی، ماحولیاتی اور سماجی پہلوؤں پر مناسب عملدرآمد نہ ہونا اور کمزور سیاسی اور کاروباری ماحول شامل ہیں (شاہ، 2018ء اور حامد اور فریڈرک، 2019ء)۔ معدنیات کی رسد کی پوری زنجیر میں اندرونی اور بیرونی سرمایہ کاری کو متوجہ کرنے کے لیے محفوظ ماحول بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ صورت

---

68 ماخذ: ایس آئی ایف سی ویب سائٹ، ٹی ڈی اے پی (2021ء)۔ پاکستان کی معدنیات اور دھاتوں کے شعبے کا تجزیہ: جپسم کا معاملہ، ٹریڈ ڈویلپمنٹ اتھارٹی آف پاکستان۔ دسمبر–2021ء۔

69 معدنیات کے کرائے، جی ڈی پی فیصد کے طور پر ظاہر کیے گئے ہیں، اور عالمی قیمت پر معدنیات کے ذخیرے کی پیداوار کی مالیت اور ان کی مجموعی پیداواری لاگت کے درمیان فرق کو کہتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں، یہ معدنیات نکالنے پر مالی منافع کی پیمائش کرتا ہے۔ معدنی دولت یا معدنی قدرتی سرمایہ سے مراد فوسل ایندھن توانائی (تیل، گیس، اور کوئلہ) اور معدنیات (باکسائٹ، تانبا، سونا، خام لوہا، سیسہ، نکل، فاسفیٹ، چاندی، ٹن، جست، کوبالٹ، مولیبڈینم، اور لیتھیم) ہیں۔ معدنی سرمائے کا اندازہ عالمی بینک نے Törnqvist انڈیکس استعمال کرتے ہوئے لگایا ہے، جس میں انفرادی اثاثوں کے مادی حجم کو 2019 امریکی ڈالروں کا استعمال کرتے ہوئے ان کی مالیت کے حصے سے وزن کیا جاتا ہے، جسے "chained2019US Dollars" میں حقیقی اثاثوں کی مالیتیں کہا جاتا ہے (ماخذ: عالمی بینک)۔

حال میں کچھ بہتری سے قطع نظر ایک حالیہ سروے میں ملک کے اہم علاقوں میں ایسے مسائل کو اجاگر کیا گیا ہے (او آئی سی سی آئی، 2025ء)۔ تاہم اس شعبے کے معاشی کردار میں قابل ذکر رکاوٹ غیر مربوط پالیسی فریم ورک ہے جو وفاقی حکومت کی قومی معدنیات پالیسی 2013ء، صوبائی پالیسیوں اور قواعد پر مشتمل ہے اور اسے آئین پاکستان کے آرٹیکل 172 کی دفعات کے تحت وضع کیا گیا ہے۔

پالیسی فریم ورک کی اہم خصوصیت اداروں اور گورننس کے درمیان ہم آہنگی کا نہ ہونا ہے، جس کی وجہ سے یہ نمو پر مبنی معدنیات کی صنعت کو فروغ دینے میں ایک بڑی رکاوٹ ہے (خان، این یو اور دیگر 2024ء)۔ ادارہ جاتی ایکو سسٹم ایک دوسرے پر سبقت رکھنے والے اداروں کے گرد تشکیل دیا گیا ہے، جن میں مؤثر اور مفید اشتراک کا فقدان ہے اور اس سے طریقہ کار میں مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ اسی طرح، قومی معدنیات پالیسی 2013ء میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) کے متعلق مضبوط مؤقف اختیار کیا گیا ہے، جبکہ مقامی پالیسیوں میں ایف ڈی آئی پر کم توجہ مرکوز کرنے کے علاوہ قومی معدنیات پالیسی 2013ء میں تجویز کردہ تخصیصی معدنی سہولت کار اتھارٹیز کی عدم موجودگی ہے، جس کی وجہ سے ایک متحد سرمایہ کار دوست ماحول کو اختیار کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح، ماحولیاتی اور سماجی پہلوؤں پر عزم میں فرق کے ساتھ لائسنسنگ کا دشوار نظام معدنی وسائل کی مسابقت اور اس کے قابل عمل ہونے پر منفی اثر ڈالتا ہے۔ ماحولیاتی اثرات کے تخمینے کے بارے میں اختیار اور نفاذ کا طریقہ کار واضح نہ ہونے سے بھی قومی ضمانتوں میں مسئلے کی نشاندہی ہوتی ہے، جو بہترین عالمی روایات، کوڈز اور معیارات کے متعلق پالیسی کی غیر ہم آہنگی پر منتج ہوتا ہے۔ بعض معاملات میں حالیہ آئینی تبدیلیوں کی روشنی میں ایک جامع اور باخبر پالیسی ڈیزائن کے لیے اس شعبے کی پالیسیوں پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے، کیونکہ یہ پالیسیاں متعلقہ ایکٹ سے قبل تشکیل دی گئی تھیں۔[70]

یہ مسائل قومی اور مقامی پالیسیوں کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ کسی مخصوص علاقے کی پالیسیوں اور قواعد میں غیر ہم آہنگی کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔ اس ضمن میں، قومی معدنیاتی ہم آہنگی فریم ورک 2025ء، جس میں قانون سازی کو اختیار کرنے کے باعث تاخیر ہوئی، درست سمت میں ایک قدم ہے، اور تمام مسائل پر قابو پانے کے لیے ایک ممکنہ ون اسٹیپ پالیسی حل فراہم کرتا ہے۔ مزید برآں، چونکہ معدنی وسائل کی نوعیت جامع ہوتی ہے، اس لیے معدنیات سے مخصوص بین الاقوامی اصولوں اور بہترین روایات کو اختیار کرنے کے متحد طریقہ کار کو یقینی بنانے کے لیے ایک ٹھوس اور مربوط پالیسی کا ہونا ضروری ہے۔ ایسا متعلقہ عالمی فورموں پر موجودگی میں اضافے کے ذریعے ممکن بنایا جا سکتا ہے جو اپنے رکن ممالک کو ایسے شعبوں میں تعاون فراہم کرتے ہیں جن میں ضرورت کے مطابق تکنیکی امداد، صلاحیت سازی، قانونی، پالیسی اور ریگولیٹری فریم ورک کا ڈیزائن شامل ہیں۔ ایک مربوط پالیسی فریم ورک میں معدنی رسدی زنجیر کے ذریعے کاروبار دوست اور محفوظ ماحول یقینی بنانے کے لیے اقدامات موجود ہوتے ہیں۔[71] مزید برآں، قومی اور مقامی فریقوں، کاروباری برادری اور بین الاقوامی تنظیموں کے کان کنی کے ماہرین اور دنیا کی کان کنی کرنے والی معروف کمپنیوں کے ماہرین پر مشتمل ایک مستقل گروپ تشکیل دینے سے قومی ترجیحات اور بین الاقوامی رہنما اصولوں کی روشنی میں ایک پھلتی پھولتی معدنی صنعت کو ترقی دینے کے لیے ایک مربوط پالیسی فریم ورک کو ڈیزائن کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔

(یہ باکس تحریر کرنے میں محمد اصغر خان کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے)

حوالہ جات:

i اشرف، ایچ اور کاوڈ، ایف. (2019)، "پاکستان کے لیے معدنی پالیسی کی ترقی کا ایک نیا فریم ورک"، جرنل آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی پالیسی مینجمنٹ، والیوم۔ 10 نمبر 2، صفحہ 490-457۔ https://doi.org/10.1108/JSTPM-07-2017-0030

ii فاروقی، NYet al (2021ء)۔ پاکستان کی معدنیات اور دھاتوں کے شعبے کا تجزیہ: جپسم کا معاملہ، ٹریڈ ڈویلپمنٹ اتھارٹی آف پاکستان۔ دسمبر-2021۔

iii IGF (2023ء)۔ کان کنی پالیسی کا فریم ورک: کان کنی اور پائیدار ترقی، بین الاقوامی ادارہ برائے پائیدار ترقی کے ذریعہ شائع کیا گیا، 111 لومبارڈ ایونیو، سویٹ 325، ونی پیگ، مانیٹوبا، کینیڈا R3B 0T4

[70] اٹھارہویں ترمیم کے بعد پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 172 کے تحت معدنی وسائل، ان کی تلاش اور ترقی - تیل، گیس اور جوہری معدنیات کے علاوہ - صوبائی دائرہ اختیار میں آتے ہیں۔ جبکہ سابق فاٹا، اسلام آباد دار لحکومت کا علاقہ اور بین الاقوامی سمندری علاقے کے وسائل وفاق کے دائرہ اختیار میں آتے ہیں (ماخذ: قومی معدنیات پالیسی 2013ء)۔

[71] یو این ڈی پی نے ذمہ دارانہ کان کنی کی رہنمائی کے لیے اصولوں کا ایک مجموعہ تیار کیا ہے جو 'پائیدار ترقی کے لیے کان کنی کا انتظام' نامی معدنی وسائل کی کتاب میں شامل ہے۔ یہ سماجی، اقتصادی اور ماحولیاتی تجاویز پر مبنی ہے۔ 'اوای سی ڈی کی 'ذمہ دارانہ معدنی رسدی زنجیروں کی جانچ پڑتال کے لیے رہنمائی' بھی کان کنی کے شعبے کے پائیدار انتظام کے متعلق اہم دستاویز ہے۔ بین الاقوامی کونسل برائے کان کنی اور دھاتیں (آئی سی ایم ایم) جو بیرک گولڈ جیسی معروف بین الاقوامی کمپنیوں کی نمائندگی کرتی ہے، نے بھی پائیدار ارکان کنی کی سرگرمیوں کو یقینی بنانے کے لیے معدنی وسائل کی دریافت میں مصروف کمپنیوں کے لیے اصولوں کی ایک جامع فہرست فراہم کی ہے۔ اسی طرح، دیگر اہم آلات اور رہنما اصول بھی دستیاب ہیں جن میں حکومتوں کے لیے بین الاقوامی توانائی ایجنسی کا 'معدنی پالیسی کا کلیدی ٹریکر' کا پیمانہ شامل ہے، جس میں تین اہم شعبوں میں نئی اہم معدنیات تلاش کرنے کے لیے پالیسیاں دی گئی ہیں (i) رسد کے قابل بھروسہ اور لچکدار ہونے کو یقینی بنانا، (ii) دریافت، پیداوار اور اختراع کو فروغ دینا، اور (iii) پائیدار اور ذمہ دارانہ روایات کی حوصلہ افزائی کرنا۔

iv بین الاقوامی توانائی ایجنسی، بنیادی معدنیات پالیسی ٹریکر متعارف کروا رہی ہے، https://www.iea.org/reports/introducing-the-critical-minerals-policy-tracker پر دستیاب ہے۔

بمقابلہ خان، et alNU (2024ء)۔ پاکستان میں پائیدار معدنی وسائل کی حکمرانی کا ایک جامع جائزہ: چیلنجز اور اصلاحات کا تجزیہ، وسائل کی پالیسی، جلد 88، جنوری 2024، 104383۔

vi OICCI (2025ء)۔ سیکورٹی سروے، جون 2025، https://www.oicci.org/app/media/2025/07/OICCI-Security-Survey-2025-Website.pdf پر دستیاب ہے۔

vii ایس آئی ایف سی، پاکستان معدنیات کا خزانہ ہے، https://cms.sifc.gov.pk//storage/home_sectors/POgKuRihIXhQK6dNhzfNGEWBwcxAE4P2X1ISJFGI.pdf: پر دستیاب ہے۔

viii ٹی ڈی اے پی (2021ء)۔ پاکستان کی معدنیات اور دھاتوں کے شعبے کا تجزیہ: جپسم کا معاملہ، ٹریڈ ڈویلپمنٹ اتھارٹی آف پاکستان۔ دسمبر 2021ء۔

ix یو این سی ٹی اے ڈی (2024ء)۔ پائیدار توانائی کا انقلاب: اہم توانائی کی منتقلی معدنیات کی منڈیوں اور سمندری نقل و حمل میں تجارت اور ترقی کے مضمرات، یو این سی ٹی اے ڈی سیکرٹریٹ کی طرف سے نوٹ۔

x اقوام متحدہ کا ماحولیاتی پروگرام (2024ء)۔ گلوبل ریسورسز آؤٹ لک 2024ء: رجحان کو بدلنا- وسائل کے استعمال میں اضافے کے ساتھ زندہ رہنے کے قابل سیارے تک جانے کے راستے۔ بین الاقوامی وسائل پینل۔ نیروبی۔ https://wedocs.unep.org/20.500.11822/44901

xi یو این ڈی پی اور یو این انوائرنمنٹ (2018ء)۔ پائیدار ترقی کے لیے کان کنی کا انتظام: ماخذاتی کتاب۔ بنکاک: اقوام متحدہ کا ترقیاتی پروگرام۔

xii عالمی بینک (2020ء)۔ ماحولیاتی اقدام کے لیے معدنیات: صاف توانائی کی منتقلی کی معدنی شدت۔

باکس 2.3: پاکستان میں سیاحت کے امکانات کو بروئے کار لانا

سفر اور سیاحت کا شعبہ اب عالمی جی ڈی پی کا تقریباً 10 فیصد پیدا کرتا ہے اور دنیا میں 357 ملین افراد اس روزگار سے وابستہ ہیں، یعنی ہر دس ملازمتوں میں سے اندازاً ایک۔[72] وسیع امکانات کے باوجود پاکستان ان مواقع سے بہت کم فائدہ اٹھاتا ہے: 2022ء میں اس شعبے کا جی ڈی پی میں مجموعی حصہ (بالواسطہ یا بلاواسطہ) 5.9 فیصد تھا، اس کے ذریعے 4.2 ملین ملازمتیں فراہم کی گئیں۔[73] عالمی اقتصادی فورم کے سفر اور سیاحت کی ترقی کا اشاریہ برائے 2024ء میں 119 ممالک میں پاکستان کو 101 واں درجہ دیا گیا ہے۔ نچلی سطح کی درجہ بندی سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان میں خاصے امکانات ہیں لیکن اس کے لیے ہنگامی بنیادوں پر اصلاحات درکار ہیں۔

پاکستان کا سیاحت کا شعبہ قابل دید متنوع مقامات پر مشتمل ہے، جن میں گلگت بلتستان جیسے بلندی پر واقع علاقے اور بلوچستان کے ساحلوں سے لے کر گندھارا اور دریائے سندھ کی تہذیبوں جیسے تاریخی مقامات شامل ہیں۔ تاہم نامناسب انفراسٹرکچر، خراب معیارات، محدود مارکیٹنگ اور ضوابطی رکاوٹوں کے علاوہ سیکورٹی حالات کے متعلق منفی احساسات کا نتیجہ ممکنہ مواقع کے کم استعمال یا غیر دریافت شدہ رہنے کی صورت میں نکلا ہے (مراد احمد، 2022ء)۔ ان مسائل کو حکمت عملی کی پالیسیوں اور سرمایہ کاری کے ذریعے حل کر کے معاشی نمو اور روزگار کی تخلیق میں سیاحت کے حصے میں خاصا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

عالمی سیاحت مضبوط اقتصادی روابط رکھتی ہے اور اس سے کئی شعبوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ قدر اضافی کی حامل سیاحت کا ہر ڈالر مجموعی معاشی آمدنی میں تقریباً 2.9 ڈالر کا اضافہ کرتا ہے، اور اس کا شمار ضارب کی بلند ترین سطح رکھنے والی صنعتوں میں ہوتا ہے (عالمی بینک، پانامہ کیس اسٹڈی، 2024ء)۔ مزید برآں، سیاحت میں براہ راست ایک ملازمت، زراعت، تعمیرات، خردہ، مینوفیکچرنگ اور مالی خدمات جیسے شعبوں میں چار اضافی ملازمتیں پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے (عالمی بینک، پانامہ کیس اسٹڈی، 2024ء)۔ سیاحت کے باعث خصوصاً، ہوائی اڈوں، سڑکوں اور ریلویز جیسی انفراسٹرکچر کی سرمایہ کاریوں سے معاشی سرگرمی میں مزید اضافہ ہوتا ہے (ڈبلیو ٹی ٹی سی، 2024ء)۔

[72] ماخذ: سیاحت اور مسابقت (اپڈیٹ 2024ء) عالمی بینک۔
https://www.worldbank.org/en/topic/competitiveness/brief/tourism-and-competitiveness

[73] پاکستان کے شمالی علاقوں میں ذمہ دار سیاحت کو فروغ دینا (فیچر اسٹوری، 2023)۔ ماخذ: عالمی بینک۔

قابلِ ذکر چیلنجوں کے ساتھ سیاحت خاطر خواہ سماجی اور ماحولیاتی فوائد کی پیشکش بھی کرتی ہے۔ اس شعبے میں خواتین اور نوجوانوں کی بڑی تعداد کو روزگار فراہم کیا جاتا ہے، اور سیاحت کی عالمی افرادی قوت میں خواتین کا حصہ تقریباً 54 فیصد بنتا ہے (یو این ڈبلیو ٹی او، 2019ء)۔ ماحولیاتی لحاظ سے ذمہ دارانہ سیاحت کے ذریعے ماحول کو محفوظ بنانے کے اقدامات کی مؤثر فنڈنگ ہو سکتی ہے، جس کی مثالیں کوسٹاریکا میں ماحولیاتی سیاحت کے ماڈلز اور نمیبیا میں جنگلی حیات کی حفاظت گاہوں کا قیام ہے، جن کی وجہ سے متنوع حیات کا تحفظ اور کمیونٹی کی ترقی کے لیے سیاحت کے محاصل کو استعمال میں لایا گیا ہے (Mossy Earth, 2024)۔ تاہم، کاربن کے عالمی اخراج میں سیاحت کا حصہ 8 فیصد ہے اور اس سے کافی فضلہ جمع ہو جاتا ہے، جس سے ماحولیاتی اثرات کو زائل کرنے کے لیے پائیدار طریقوں کے استعمال کی بنیادی اہمیت اجاگر ہوتی ہے (سیاحت کے باعث کاربن کے اثرات، 2025ء)۔

حکومتِ پاکستان معاشی نمو کو تحریک دینے کی غرض سے سیاحت کے امکانات سے بخوبی واقف ہے اور اس شعبے کو ترقی دینے کے لیے کوششوں میں تیزی لائی گئی ہے۔ اہم اقدامات میں خصوصی سرمایہ کاری سہولت کونسل (ایس آئی ایف سی) شامل ہے جس کا مقصد سرمایہ کاریوں کے طریقہ کار کو آسان بنانا، گرین ٹورازم پاکستان کے ذریعے سرکاری اور نجی شراکت داریوں کی حوصلہ افزائی اور زیادہ الیکٹرانک ویزوں اور ملک میں آمد پر ویزے کا اجرا شامل ہیں۔ ان اقدامات کے ساتھ پاکستان کو بہتر سڑکوں، جدید ہوائی اڈوں اور بہتر ڈیجیٹل انفراسٹرکچر درکار ہے، تاکہ بین الاقوامی سیاحوں کی سیاحتی مقامات تک رسائی کو آسان اور زیادہ پرکشش بنایا جا سکے۔

تاہم، مذکورہ پیش رفتوں کے باوجود پالیسی میں نقائص اور دشواریاں برقرار ہیں۔ ایک اہم کلیدی شعبہ جس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے وہ نظم و نسق کی تقسیم پر مبنی ساخت ہے۔ اگرچہ نیشنل ٹورازم کوآرڈینیشن بورڈ جیسے اداروں کے قیام سے ہم آہنگی میں اضافہ ہوا ہے، تاہم وفاقی اور صوبائی حکام کے درمیان مزید یکجائی ضروری ہے تاکہ معیارات کو ہم آہنگ، بیوروکریسی کی رکاوٹوں میں کمی اور انفراسٹرکچر کی مربوط ترقی کو یقینی بنایا جا سکے۔ سیاحت کی ایک متفقہ پالیسی جس میں فرائض اور ذمہ داریوں کا واضح تعین کیا گیا ہو، اس سے نظم و نسق کی اثرانگیزی اور احتساب کے عمل میں خاصا اضافہ ہو گا۔

پاکستان میں سیکورٹی کے خدشات سیاحت کی مسلسل حوصلہ شکنی کا باعث بن رہے ہیں۔ کبھی کبھار ہونے والے واقعات، سفر محدود کرنے کی ہدایات اور میڈیا کی منفی کوریج پاکستان سفر کرنے پر "خطرے کا پریمیم" تخلیق کرتی ہے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے پاکستان کو نمایاں انداز میں اقدامات کرنا ہوں گے۔ سیاحتی پولیس، سیاحوں کے لیے محفوظ راہداریاں، اور تربیت یافتہ گائیڈز کے ذریعے اعتماد حاصل کیا جا سکتا ہے۔ حفاظتی اقدامات کا واضح ابلاغ اور واقعات پر فوری ردعمل سے خوف میں کمی اور بیرونی ممالک میں مضبوط برانڈنگ اور شفاف پیغام رسانی ایسے تصورات کو بدلنے کے لیے ضروری ہیں۔

آخر میں، ماحولیاتی خطرات اور خدمات کا پست معیار پاکستانی سیاحت کے شعبے کو درپیش بڑی رکاوٹیں ہیں۔ 2022ء[74] اور 2025ء کے سیلاب کے ساتھ لینڈ سلائیڈنگ کے اکثر و بیشتر پیش آنے والے واقعات نے سڑکوں، پہاڑوں کے انفراسٹرکچر اور چھوٹی انٹرپرائزز کی ضرر پذیری کو بڑھا دیا ہے۔ لہٰذا، ضروری ہے کہ تمام نئے ترقیاتی کاموں میں ماحول سے ہم آہنگ منصوبہ بندی اور آفات کے خطرے کے مستعد انتظام کو مدِنظر رکھا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ مہمانداری کی صلاحیتیں علاقائی معیار کے مقابلے میں بہت نچلی سطح پر ہیں، اور تربیتی پروگراموں کو اکثر بین الاقوامی معیارات سے ہم آہنگ نہیں کیا جاتا۔ اس ضمن میں ووکیشنل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹس سے مہمانداری کے کاروبار کو پیشہ ورانہ اور اس بات کو یقینی بنایا جا سکتا ہے کہ سیاحوں کو یکساں بلند معیار کی خدمات فراہم کی جائیں۔

چونکہ سیاحت معیشت کے مختلف حصوں میں روزگار کی تخلیق اور دیگر فوائد کے حصول کا باعث بنتی ہے، اس لیے معمولی بہتری سے بھی آمدنی میں بڑا اضافہ، خواتین اور نوجوانوں کو روزگار کے مزید مواقع کی فراہمی، اور دیہی علاقوں کو ترقی دینا ممکن ہے۔ ان فوائد سے مکمل استفادے کے لیے پاکستان کو گورننس کو آسان بنانا، ماحول کے لحاظ سے لچکدار انفراسٹرکچر کی تشکیل، اور واضح، مربوط اور پائیدار اقدامات کے ذریعے مہمانداری کی صلاحیتوں کو بہتر بنانا چاہیے۔

(یہ باکس تحریر کرنے میں سعد علی کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے)۔

حوالہ جات:

i مراد احمد، شفیق احمد، اور رفعت عباس، "پاکستان میں سیاحت، چیلنجز اور مواقع،" جرنل آف سوشل سائنسز ریویو۔

ii "سیاحت غریبوں اور ماحولیات کو کیسے فائدہ پہنچا سکتی (پہنچاتی) ہے"۔ ورلڈ بینک این بریو سیریز (پاناما کیس اسٹڈی)، 2024ء۔

74 ماخذ: انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن (2022ء)۔

iii سفر اور سیاحت کے اقتصادی اثرات 2024ء، ڈبلیو ٹی ٹی سی۔

iv سیاحت میں خواتین پر عالمی رپورٹ - دوسرا ایڈیشن، یو این ڈبلیو ٹی او، میڈرڈ، 2019ء، یہاں دستیاب ہے:
https://www.e-unwto.org/doi/pdf/10.18111/9789284420384۔

v. فطرت پر مبنی سیاحت کے مثبت اثرات (Mossy earth 2024)۔

vi سیاحت کا کاربن فٹ پرنٹ، پائیدار سفر بین الاقوامی کاربن کیلکولیٹر۔